صَلّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ

(الحدیث)

نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

(مسواک، وضو، غسل اور نماز کے جامع احکام ومسائل)

تالیف

مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

(جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں)

تفصیلات

کتاب: نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: مولانا ندیم احمد انصاری

صفحات: ۹۶

قیمت: روپئے

سالِ اشاعت: ۲۰۱۶ء

ناشر: الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، ممبئی، انڈیا

NAMAZ-E-AHMED

Compiled by :

Nadeem Ahmed Ansari

Published by :

Al Falah Islamic Foundation, Mumbai, India.

website : www.afif.in

Email : alfalahislamicfoundation@gmail.com

Blog : Alfalahislamicfoundation.blogspot.in

Facebook : facebook.com/alfalahislamicfoundation

فہرس

شمار نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
❁	**مقدّمات**	
۱	تائیدی کلمات	۸
۲	پیش لفظ	۱۰
۳	تقریظ	۱۱
۴	دعائیہ کلمات	۱۲
۵	تاثرات	۱۳
۶	عرضِ مؤلف	۱۵
❁	**احکام وضو**	
۱	وضو کیا ہے؟	۱۸
۲	وضو کی اہمیت	۱۸
۳	وضو کا حکم	۱۹
۴	وضو کے فرائض	۱۹
۵	وضو کے نواقض	۲۰
۶	وضو کے سنن و مستحبات	۲۲

۷	وضو کے مکروہات	۲۶
۸	وضو کا مکمل مسنون طریقہ	۲۶
۹	اعضاے وضو کی دعائیں	۲۸
۱۰	وضو کے بعد کے اذکار	۳۰
۱۱	ضروری اصلاح	۳۲
❁	**احکام مسواک**	
۱	مسواک کی اہمیت	۳۴
۲	مسواک کے دنیوی فوائد	۳۴
۳	مسواک کیسی ہو؟	۳۵
۴	مسواک کے دو پہلو	۳۶
۵	مسواک کی حد	۳۶
۶	مسواک کا حکم	۳۷
۷	مسواک پکڑنے کا طریقہ	۳۷
۸	مسواک کرنے کے مستحب اوقات	۳۷
۹	مسواک کرنے کا مسنون طریقہ	۳۸
۱۰	استعمال شدہ مسواک کا حکم	۳۹
❁	**احکام غسل**	
۱	غسل کیا اور کیوں؟	۴۱

٢	غسل کا حکم	٤١
٣	غسل کے فرائض	٤١
٤	غسل کب فرض ہوتا ہے؟	٤٣
٥	غسل کی قسمیں	٤٤
٦	غسل کی سنتیں	٤٥
٧	غسل کے مستحبات وآداب	٤٦
٨	غسل کے مکروہات	٤٧
٩	غسل کا مکمل مسنون طریقہ	٤٧
❁	**احکام نماز**	
١	نماز کیا ہے؟	٥٠
٢	نماز کا مقصد	٥١
٣	نماز کی اہمیت	٥٢
٤	نماز کی روح اور بدن	٥٤
٥	نماز کا حکم	٥٥
٦	نماز کے اوقات	٥٦
٧	نماز کے مستحب اوقات	٥٧
٨	نماز کی شرطیں	٦٠
٩	نماز کے ارکان	٦٣

۱۰	نماز کے واجبات	۶۶
۱۱	نماز کی سنتیں	۶۹
۱۲	نماز کے مستحبات	۷۳
۱۳	نماز کے مکروہات	۷۴
۱۴	مکروہاتِ تحریمہ	۷۵
۱۵	مکروہاتِ تنزیہہ	۷۶
۱۶	نماز کے مفسدات	۷۷
۱۷	نماز کا مکمل مسنون طریقہ	۸۰
۱۸	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ	۸۷
۱۹	سواری پر نماز پڑھنے کا طریقہ	۸۸
۲۰	عورتوں کی نماز کا فرق	۸۹
۲۱	نماز کے بعد مسنون اذکار	۹۱
❁	مآخذ ومراجع	۹۵

تائیدی کلمات

حضرت العلام مولانا عبدالخالق سنبھلی دامت برکاتہم

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین، امابعد:

زیرِ نظر کتاب 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' جس کو جناب ندیم احمد انصاری صاحب حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے، اس میں احکامِ وضو، احکامِ مسواک، احکامِ غسل اور احکامِ نماز کا بیان ہے۔ مختصر انداز میں نماز وغیرہ کے شرائط، فرائض وواجبات، سنن ومستحبات وغیرہ کا ذکر ہے اور جملہ مسائل کو معتبر حوالوں سے مزیّن کیا ہے۔ کتابِ ہٰذا باصرہ نواز ہوئی، موصوف مرتب کی ترتیب پسند آئی، یوں تو ان مسائل پر تفصیلی کتب موجود ہیں، علماے کرام نے ملت کے لیے ایک وافر ذخیرہ تیار کر دیا ہے اور آئے دن اس طرح کی کتب منصّۂ شہود پر آتی رہتی ہیں، جس سے مسلم نئی نسل اپنی پیاس کو بجھاتی رہی ہے، امتِ مسلمہ کی مزید سیرابی کے لیے اس (نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شکل میں مؤلفِ محترم نے ایک اور اچھا جام پیش کر دیا ہے۔ امید ہے کہ برادرانِ اسلام اس سے خوب خوب فیض

یاب ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے۔

اخیر میں دست بہ دعا ہوں کہ ربِّ کریم جناب مرتب کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور اس کے افادے کو عام وتام فرمائے، نیز خداوندِ قدوس آیندہ علمی ودینی خدمات کی مزید توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

خیر خواہ

عبدالخالق سنبھلی

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۸/۶/۱۴۲۸ھ

پیش لفظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم

ناظم المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد

اسلام کے ارکانِ خمسہ میں کلمۂ شہادت کے بعد سب سے اہم نماز ہے، جو ہر مسلمان پر روزانہ اور ہر روز کم سے کم پانچ دفعہ فرض کی گئی ہے۔ نماز کے فضائل و مسائل حدیث میں بڑی تفصیل سے وارد ہوئے ہیں، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جیسے میں نماز پڑھتا ہوں، اسی طرح نماز ادا کرو 'صلوا کما رأیتمونی أصلی'۔ فقہاء نے احادیث سے مستنبط کرتے ہوئے نماز کے تفصیلی احکام مرتب طور پر بیان فرمائے ہیں، ان کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے اُردو میں بھی اس موضوع پر متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

ایسی ہی مسعود و مبارک کوششوں میں ایک محبِّ عزیز مولانا ندیم احمد انصاری کا مرتب کیا ہوا رسالہ 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ہے، جس میں نماز کے ضروری احکام و مسائل معتبر کتب سے استفادہ کرتے ہوئے، احادیث کے حوالے سے لکھے گئے ہیں۔ اس حقیر کو اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے پورے مسودے سے استفادے کا موقع نہیں ملا لیکن جا بجا دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے، ماشاء اللہ یہ ایک مفید کوشش ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان کے دوسرے رسائل کی طرح اسے بھی قبول عطا فرمائے۔ واللہ ھو المستعان

خالد سیف اللہ رحمانی

(ناظم المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد)

۲؍ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ

۱۳؍دسمبر ۲۰۰۷ء

تقریظ

حضرت مولانا منیر احمد جونپوری دامت برکاتہم

امام جامع مسجد کالینا، ممبئی

اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **'طلب العلم فریضة علی کل مسلم'** علمِ دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ علم سے عمل میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ نماز تمام فرائض میں اہم فریضہ ہے، اس کے مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ علمائے کرام کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر مرحمت فرمائے، اس موضوع پر بہت سی کتابیں تالیف فرمائیں، انھیں میں یہ کتاب 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' بھی ہے، جو محترم مولانا ندیم احمد انصاری مدظلہ نے تالیف فرمائی ہے۔ پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا، مختلف مقامات سے دیکھا، اندازہ ہوا کہ موصوف نے حوالوں کا اہتمام کیا ہے اور خوب محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائیں اور مزید دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں، اس کے نفع کو عام وتام فرمائیں۔

منیر احمد

جامع مسجد کالینا، ممبئی ۹۸

۲۲ رشوال ۱۴۲۸ھ

۴ رنومبر ۲۰۰۷ء

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم

صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

عزیز مکرم ندیم احمد انصاری سلمہ نے ایک رسالہ 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کے نام سے ترتیب دیا ہے، جس میں وضو، مسواک، غسل اور نماز کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ ہر مسئلہ حوالے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اپنی مصروفیت کی وجہ سے مجھے اس رسالے کے مطالعے کا موقعہ نہیں ملا، صرف اس کے مرتبہ اوراق کو دیکھا ہے، البتہ مرتبِ رسالہ کے بقول تین مفتیانِ کرام نے اس کو دیکھا اور ضروری تصحیح وترمیم بھی فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ مرتب کی اس سعی کو قبول فرما کر یہ رسالہ پڑھنے والوں کے لیے نافع اور مفید بنائے اور مرتب کے حق میں صدقۂ جاریہ بھی۔ (آمین یارب العالمین) فقط

اُملاہ: احمد خانپوری

۲۳/ جمادی الاخری ۱۴۲۸ھ

تاثرات

حضرت مولانا مفتی محی الدین سرجن نگری حفظہ اللہ

مہتمم دارالعلوم محمدیہ، سرجن نگر، مرادآباد

باسمہ تعالیٰ

الحمد للہ الذی کرم، وعلم الانسان ما لم یعلم، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعظم، وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ الذین دینہ أفھم، اما بعد:

جناب ندیم احمد انصاری صاحب نے 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' اور دیگر کتابچے اسلام کے اہم رین رکن نماز اور متعلقاتِ نماز کے موضوع پر ترتیب دیے ہیں۔ یوں کتاب میں مذکورہ چیزوں کے لیے کتبِ مطولہ متداولہ موجود ہیں لیکن اُن کتابوں سے فیض یابی کے لیے وقت درکار ہے۔ یہ عدیم الفرصتی اور دنیوی مشغولیات کا دور ہے، مختصر اور مکمل چیز کی طرف توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ موصوف نے مختصر رسالہ ترتیب دے کر ایک ضرورت کی تکمیل کی سعی وکوشش کی ہے تاکہ ہر قسم کا طبقہ فیض حاصل کرے اور عمل کے لیے راہ ہموار ہو۔ فالحمد للہ

کتاب میں احکامِ وضو، احکامِ غسل، احکامِ مسواک، احکامِ نماز جیسے اہم

موضوع پیش کیے گئے ہیں۔ اس مختصر 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کی خصوصیت یہ ہے کہ مستند کتابوں سے محوّل کیا گیا ہے، جس سے ترتیبِ کتاب کا حسن دو بالا ہو گیا۔ امیدِ قوی ہے کہ قبولیت و پذیرائی ہوگی۔ خداوند تعالیٰ مؤلفِ محترم کی کاوش و محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مزید محنت کی توفیق ارزانی نصیب کرے۔ آمین۔ فقط

العبد محی الدین القاسمی
خادم دار العلوم المحمدیہ قصبہ سرجن نگر، مراد آباد
۲۲/ جمادی الاثانیہ ۱۴۲۸ھ

عرضِ مؤلف

الحمدللہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے دین سیکھنے اور پڑھنے لکھنے کی توفیق سے نوازا، پھر اس پیاس کو اور بھڑکایا اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنے جیسوں کے لیے ایک کتاب تالیف کردی گئی، جس کا نام 'نمازِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' رکھ دیا۔ بعض علم دوستوں کو دکھا کر تصحیح و تصویب کروائی اور اکابرین کی دعائیں حاصل کرا سے شائع کرنے کا عزم کیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ عربی کی باقاعدہ ابتدا بھی نہ کی تھی، اس لیے حوالوں میں اکثر اردو کتب کے نام ملیں گے، بعد میں عربی حوالوں سے مزین کر اس کی اصل صورت کو بدلا جا سکتا تھا لیکن دل میں آیا کہ اس سے مؤلف کے ذہنی ارتقا کے نشانات قائم ہوں گے، اس لیے ایسی کوئی ترمیم نہ کی گئی۔

جو کچھ لکھا ہے، معتبر و مستند حوالہ جات کی روشنی میں ہی لکھا ہے، امید کہ اس کتاب کے ذریعے ہر طبقے کے لیے نماز و متعلقاتِ نماز کے ضروری مسائل کا جاننا آسان ہوگا۔ ان شاء اللہ

ندیم احمد انصاری غفرلہ

سابق خادم مدرسہ تعلیم القرآن، کھار مرکز

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، ممبئی، انڈیا

نمازوں کے اوقات وتعدادِ رکعات

نماز	ابتدائے وقت	انتہائے وقت	فرض سے پہلے کی سنتیں	فرض	فرض کے بعد کی سنتیں	نفل	مجموعہ
فجر	صبحِ صادق سے جب سحری کا وقت ختم ہوجاتا ہے، بالفاظ دیگر طلوعِ آفتاب سے تقریباً سوا گھنٹہ پہلے	طلوعِ آفتاب سے پہلے یعنی سورج کی ٹکیہ ظاہر ہوجاتے ہی فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے	۲ رمؤکدہ یہ دوسری تمام سنتوں سے اہم ہے	۲	x	x	۴
ظہر	سورج ڈھل جانے کے بعد	سایۂ اصلی کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ دو گنا ہوجانے تک	۴ رمؤکدہ	۴	۲ رمؤکدہ	۲	۱۲
جمعہ	اس نماز کا وقت ظہر کی طرح ہے	مثلِ ظہر	۴ رمؤکدہ	۲	۲/۴	۲	۱۴
عصر	ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی	غروب آفتاب تک لیکن اصفرار (سورج کا رنگ زرد) ہوجانے کے بعد نماز مکروہ ہوگی	۴ رغیر مؤکدہ	۴	×	×	۸
مغرب	غروب آفتاب کے فوراً بعد	شفق ابیض کے غروب ہونے سے پہلے پہلے	×	۳	۲ رمؤکدہ	۲ رنفل ۶ سے ۲۰ اوّابین	۷
عشاء	مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی	اول تہائی رات تک اس کا وقت مستحب ہے، نصف رات تک جائز ہے اس کے بعد صبح صادق تک وقت مکروہ ہے	۲ یا ۴ غیر مؤکدہ	۴	۲ رمؤکدہ ۳ روتر واجب	۲ رقبل الوتر ۲ ربعد الوتر	۱۷

وضو
کے
احکام ومسائل

وضو کیا ہے؟

شریعت مطہرہ کے بتلائے ہوئے خاص طریقہ پر منھ ہاتھ وغیرہ دھونے کو وضو کہتے ہیں۔[۱]

وضو کی اہمیت

قرآنِ کریم میں حق تعالی جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین آمنوا إذا قمتم إلی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وأیدیکم إلی المرافق وامسحوا برؤسکم وأرجلکم إلی الکعبین۔[۲]

اے ایمان والوں جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو اپنے منہ، اور ہاتھ کہنیوں تک اور مَل لو اپنے سر کو (یعنی مسح کرلو) اور دھولو پاؤں ٹخنوں تک۔[۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور (سُنن وآداب کی رعایت کرتے ہوئے) خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے، یہاں تک کہ اس کے ناخون کے نیچے سے بھی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وہدایت کے مطابق باطنی

[۱] مستفاد اشرف الہدایہ: ۱/۹۱

[۲] المائدہ: ۶

[۳] گلدستہ تفاسیر: ۲/۲۵۱

پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے آداب وسُنن وغیرہ کی رعایت کے ساتھ اچھی طرح وضو کرے گا، تو اس سے صرف اعضاے وضو کے میل کُچیل اور حَدَث والی باطنی ناپاکی ہی دور نہ ہوگی بلکہ اس کی برکت سے اس کے سارے جسم کے گناہوں کی ناپاکی بھی نکل جائے گی اور وہ شخص حدث سے پاک ہونے کے علاوہ گناہوں سے بھی پاک وصاف ہوجائے گا۔[۱]

وضو کا حکم

بے وضو پر (نماز کے لیے) وضو واجب ہے (یہاں واجب سے مراد فرض ہے لیکن کبھی واجب کا اطلاق فرض وواجب دونوں پر ہوتا ہے جیسے کہ فرض کا لفظ دونوں کے لیے استعمال کرلیا جاتا ہے)۔[۲]

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

(۱) چہرہ کا دھونا۔[۳]

چہرے کی حد لمبائی میں پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے، اسی وجہ سے جو سفیدی رُخسار اور کانوں کے درمیان میں ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا دھونا

[۱] معارف الحدیث: ۳/ ۴۴

[۲] اصول فقہ: ۳۱

[۳] کشف الاسرار: ۱/ ۴۷

واجب اور ضروری ہے۔[۱]

□ آنکھ کے اس حصّے کا اور ہونٹ کے اس حصّے کا دھونا واجب ہے، جو منھ کے بند ہونے کے وقت کھلا رہتا[۲]

□ اس لیے منھ دھوتے وقت منھ اور آنکھیں اتنی زور سے بند نہ کرنی چاہئیں کہ مذکورہ اعضا خشک رہ جائیں۔ ڈاڑھی کے بالوں کی جڑوں کا دھونا اس وقت فرض نہیں ہوگا جب کہ وہ بہت گھنے ہوں اور کھال نظر نہ آئے اور اگر کھال نظر آتی ہو تو بالوں کی جڑوں کا دھونا بھی فرض ہے۔[۳]

(۲) دونوں ہاتھ ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دھونا۔[۴]

(۳) دونوں پاؤں ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دھونا۔[۵]

(۴) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔[۶]

وضو کے نواقض

نواقضِ وضو یعنی وہ امور جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ آٹھ ہیں:

(۱) دونوں راستوں (یعنی پیشاب اور پاخانے کی جگہ) سے کسی چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

[۱] اشراق النوری: ۲

[۲] کشف الاسرار: ۱/ ۷۵

[۳] کشف الاسرار: ۱/ ۷۶

[۴] ایضاً

[۵] کشف الاسرار: ۱/ ۷۷

[۶] ایضاً

□ پیشاب کی جگہ سے نکلنے والی چیزیں مندرجۂ ذیل ہوسکتی ہیں: پیشاب، منی، مذی، ودی، سنگریزی، کیڑا، حیض اور استحاضہ کا خون، جو کہ عورتوں کو بالغ ہونے کے بعد آتا ہے۔

□ جو ریح مرد اور عورت کے آگے کے مقام (یعنی شرم گاہ) سے نکلے، صحیح مذہب کے مطابق اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[۱]

(۲) پاخانے کی جگہ سے نکلنے والی چیزیں مندرجۂ ذیل ہوسکتی ہیں: ریح، کیڑا، پاخانہ وغیرہ۔[۲]

(۳) خون اور پیپ اور کچ لہو کا بدن سے نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جانا۔[۳]

(۴) منھ بھر کر قے ہونا۔[۴]

(۵) بے ہوشی، خواہ تھوڑی ہو یا بہت، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[۵]

(۶) جنون (پاگل پن) خواہ قلیل ہو یا کثیر، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[۶]

(۷) جنازے کی نماز کے علاوہ، کسی نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسنا۔[۷]

□ یہ حکم صرف بالغ کے ساتھ خاص ہے، نابالغ کا نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے

---

[۱] قدوری: ۴، اشراق النوری: ۴

[۲] اشراق النوری: ۳

[۳] قدوری: ۴، اشراق النوری: ۴

[۴] قدوری: ۴، اشراق النوری: ۴

[۵] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۷۶

[۶] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۷۶

[۷] قدوری: ۴

وضو نہیں ٹوٹتا۔[۱]

(۸) لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ چت یا کروٹ پر لیٹ کر سوئے، یا تکیہ یا کہنی یا کسی اور چیز پر اس طرح ٹیک لگا کر سوئے کہ اگر اس کو ہٹا لیا جائے تو سونے والا شخص گر پڑے اور سُرین زمین سے جدا ہو جائے۔[۲]

وضو کے سنن و مستحبات

(۱) وضو کو نیت کے ساتھ شروع کرنا۔[۳]

(۲) وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ وضو کی بسم اللہ اس طرح کہے: **بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ**۔[۴]

(۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔[۵]

(۴) مسواک کرنا۔[۶]

(۵) تین مرتبہ کلی کرنا۔[۷]

چوں کہ وضو میں مستحب ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرے لیکن اس میں خیال رکھنا چاہیے کہ جب تھوکے تو سامنے کی جانب یعنی دیوار وغیرہ پر نہ تھوکے، کیوں کہ قبلے کا

[۱] کتاب الفتاوی: ۲/ ۵۴

[۲] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۷۲

[۳] کشف الاسرار: ۱/ ۸۲

[۴] کشف الاسرار: ۱/ ۸۴

[۵] کشف الاسرار: ۱/ ۸۸

[۶] ایضاً

[۷] کشف الاسرار: ۱/ ۸۴

احترام لازم اور قبلے کی طرف تھوکنا مکروہ ہے۔ اگر قبلے کی طرف منھ ہو مگر جب زمین کی طرف تھوکے تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہوگی۔[۱]

(۶) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔[۲]

(۷) کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا، اگر روزے دار نہ ہو۔[۳]

(۸) داڑھی کا خلال کرنا، جب کہ گنجان ہو۔[۴]

(۹) ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔[۵]

(۱۰) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔[۶]

(۱۱) دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا، پس اس میں دائیں کو بائیں پر مقدم کرنا نہیں ہے۔ دونوں کانوں کا مسح آگے اور پیچھے سے اسی تَری سے کرنا سنت ہے جس سے سَر کا مسح کیا گیا ہے۔[۷]

(۱۲) وضو کے اعضا کو تین، تین بار دھونا۔[۸]

[۱] مستفاد از احسن الفتاویٰ: ۲/ ۹۲

[۲] ایضاً

[۳] کشف الاسرار: ۱/ ۹۲

[۴] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۴۳

[۵] کشف الاسرار: ۱/ ۹۳

[۶] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۳۷

[۷] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۳۸

[۸] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۳۶

(۱۳) اعضاے وضو کو پانی ڈال کر رگڑنا اور مَلنا، خصوصاً موسمِ سرما میں۔[۱]

(۱۴) پہلے دائیں عضو کو دھونا۔[۲]

(۱۵) چہرے کے دھونے میں پیشانی کی طرف سے پانی بہانا اور شروع کرنا۔[۳]

(۱۶) ہاتھ کے دھونے میں انگلیوں کے سِرے سے دھونا شروع کرنا۔[۴]

(۱۷) پیروں کو پیر کی انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کرنا۔[۵]

(۱۸) گردن کا مسح کرنا۔[۶]

(۱۹) ہتھیلی کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرنا۔[۷]

(۲۰) ترتیب وار وضو کرنا۔[۸]

(۲۱) پے در پے وضو کرنا۔[۹]

(۲۲) وضو کرنے کے لیے قبلے کی طرف منھ کر کے بیٹھنا۔[۱۰]

---

[۱] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۲] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۳] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۴] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۵] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۶] شمائلِ کبریٰ: ۶/ ۲۲۵

[۷] شمائلِ کبری: ۶/ ۲۲۴

[۸] عمدۃ الفقہ: ۱۳۹

[۹] عمدۃ الفقہ: ۱۳۹

[۱۰] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

(۲۳) اعضاے وضو کو دھوتے وقت پہلی بار مَلنا۔[۱]

(۲۴) غیر معذور (یعنی جس کا وضو ٹھہرتا ہو اس) کو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔[۲]

(۲۵) اگر انگوٹھی وغیرہ پہنی ہو تو اسے حرکت دینا، جب کہ حرکت دیے بغیر اس کے نیچے پانی پہنچ جاتا ہو، ورنہ یہ حرکت دینا فرض ہے۔[۳]

(۲۶) وضو خود ہی کرنا، کسی دوسرے سے مدد نہ لینا۔[۴]

(۲۷) وضو کرتے وقت کسی قسم کی دنیوی بات نہ کرنا، ہاں اگر کوئی مجبوری ہو کہ بات کیے بغیر مقصود فوت ہو رہا ہو تو اس صورت میں بات کی جاسکتی ہے۔[۵]

(۲۸) ہر عضو کے دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔[۶]

(۲۹) وضو پورا کرنے کے بعد درود وسلام پڑھنا۔[۷]

(۳۰) وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور ان دعاؤں کا پڑھنا جو احادیث میں آئی ہیں۔[۸]

---

[۱] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۲] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۳] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۴] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۵] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۶] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۷] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

[۸] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

وضو کے مکروہات

وضو بعض چیزیں مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہیں، جو مندرجۂ ذیل ہیں:[۱]

(۱) پانی میں اسراف کرنا۔

(۲) پانی خرچ کرنے میں اتنی کمی کرنا کہ اعضاے وضو صحیح طور پر دھل نہ پائیں۔

(۳) اعضاے وضو کو تین مرتبہ سے زائد دھونا۔

(۴) منھ پر زور سے چھینٹا مارنا۔

(۵) قصداً خلاف سنت وضو کرنا۔

وضو کا مکمل مسنون طریقہ

وضو کے لیے پاک اور اونچی جگہ بیٹھے اور دل میں یہ نیت کرے کہ میں یہ وضو خاص اللہ تعالی کی خوشنودی اور ثواب وعبادت کے لیے کرتا ہوں صرف بدن اور منھ کا دھونا مقصود نہیں۔ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ الخ پڑھے، پھر چُلّو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو کلائی تک مَل مَل کر دھوئے، اس طرح کُل تین بار کرے، پھر دائیں چُلّو میں پانی لے کر ایک مرتبہ کلی کرے پھر مسواک کرے، اس کے بعد دو کلیاں اور کرے، اس طرح تین کلیاں پوری ہوجائیں گی اور اگر روزے دار نہ ہو تو اس میں غرغرہ بھی کرے یعنی کلی میں مبالغہ کرے۔ پھر دائیں چُلّو میں پانی لے کر ناک میں پانی ڈالے اور اگر روزے دار نہ ہو تو اس میں مبالغہ کرے یعنی پانی نتھنوں کی جڑوں تک

[۱] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۳۱۴

پہنچائے اگر روزے دار ہو تو نرم گوشت سے اوپر نہ چڑھائے، بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں نتھنوں میں پھیرے اور بائیں ہاتھ سے ناک سنکے، کُل تین بار ناک میں پانی ڈالے او رہر بار نیا پانی لے، پھر دونوں ہاتھ میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے پیشانی سے نیچے کو پانی ڈالے اور تمام منھ کو مَل کر دھوئے، سر کے بالوں کی ابتدا سے تھوڑی کے نیچے تک او رایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی پہنچ جائے، دونوں ابروؤں او رمونچھوں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے، کوئی جگہ بال برابر سوکھی نہ رہے۔ داڑھی کا خلال کرے پھر دو دفعہ پانی لے کر منھ اسی طرح دھوئے اور داڑھی کا خلال کرے تاکہ تین دفعہ پورا ہو جائے۔

پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ دھوئے، اس طرح کہ انگلیوں سے پانی ڈالنے کی ابتدا کرے اور اچھی طرح دونوں ہاتھوں کو مَل کر دھوئے۔ اگر انگلی وغیرہ میں انگوٹھی وغیرہ ہو تو اس کو بھی حرکت دے، عورت چہرہ دھوتے وقت اپنی ناک وغیرہ کا زیور بھی ہلائے، ہاتھوں کو دھوتے وقت انگلیوں کا بھی خلال کرے اس طرح کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو پھر دائیں ہاتھ کے چُلّو [سر کے مسح کے واسطے اس قدر پانی لینا چاہیے کہ مسح ہو جائے، چُلّو بھر کر مسح کرنا اسراف ہے]۔[۱] میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تَر کر کے ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے اس طرح کہ ہتھیلی اور تمام انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے لیکن گلے کا مسح نہ کرے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پہلے دایا پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے

[۱] فتاوی رشیدیہ: ۲۸۲

نیچے سے اوپر کو خلال کرے اور پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے، پھر اسی طرح دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بایاں پاؤں تین بار دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں کا بھی اسی طرح خلال کرے مگر انگوٹھے سے شروع کرے اور چھنگلیاں پر ختم کرے۔[۱]

پھر اس کے بعد مسنون اذکار اور تحیۃ الوضو کی دو رکعت نماز پڑھے۔

اعضاے وضو کی دعائیں

جہاں تک تمام اعضاے وضو پر دعا پڑھنے کی بات ہے تو اس سلسلے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں، البتہ فقہاء نے اِن دعاؤں کے استحباب کا ذکر کیا ہے، جو سلفِ صالحین سے منقول ہیں، اس میں ان حضرات کی طرف سے کمی زیادتی بھی منقول ہے۔ ان حضرات نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل کرنے والوں کو؛

بسم اللہ کے بعد یہ کہنا چاہیے:

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ المَاءَ طَھُوْراً۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے پانی کو پاکی کا ذریعہ بنایا۔

اور کلی کرتے وقت یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَأْساً، لاَ أَظْمَأُ بَعْدَہٗ۔

اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے ایسا جام پلا، جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ لاَ تَحْرِمْنِیْ رَائِحَۃَ نَعِیْمِکَ وَ جَنَّاتِکَ۔

[۱] مستفاد از عمدۃ الفقہ: ۱۴۹-۱۴۸ بتصرف کثیر

اے اللہ تو اپنے فضل اور اپنی جنتوں کی خوشبو سے مجھے محروم نہ فرما۔

اور چہرہ دھوتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

اے اللہ جس دن (یعنی قیامت کے دن) چہرے روشن ہوں گے یا سیاہ ہوں گے، اس دن میرے چہرے کو روشن فرما۔

دونوں ہاتھوں کو دھوتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ، اَللّٰھُمَّ لَاتُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ۔

اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں عطا فرما اور اسے میرے بائیں ہاتھ میں مت دیجیے۔

بعض روایتوں میں 'بیمینی' کے بعد 'وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْراً' اور مجھ سے آسان حساب لیجیے اور 'بِشِمَالِیْ' کے بعد 'وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ' اور نہ ہی پیٹھ کے پیچھے سے۔۔۔کا اضافہ بھی ہے۔

سر کا مسح کرتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ، وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ۔

اے اللہ میرے بال و کھال کو آگ پر حرام کر دے اور جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن مجھے اپنے عرش کے سایے میں جگہ دے۔

دونوں کانوں کا مسح کرتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہ۔

اے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے کلام کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔

دونوں پاؤں کو دھوتے وقت کہے:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلیٰ صِرَاطِ۔

اے اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر قائم وثابت رکھیے۔[۱]

ان دعاؤں کا ذکر علامہ نوویؒ نے 'کتاب الاذکار' میں کیا ہے اور فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایات قابلِ عمل ہیں۔[۲]

وضو کے بعد کے اذکار

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

اے اللہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، میرے گھر میں وسعت دے اور میری روزی میں برکت دے۔[۳]

اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھائے اور یہ دعا پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

[۱] اذکار نبوی: ۱/ ۱۱۰ تا ۱۱۲

[۲] فتاوی رشیدیہ: ۲۵۶

[۳] اذکار نبوی: ۱/ ۱۱۰ تا ۱۱۲

اس کلمے کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرمادے۔

وضو کے بعد یہ دعا پڑھنی بھی مروی ہے:

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔[۱]

نوٹ: وضو میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں تو گھروں میں چوں کہ بعض جگہوں پر منسلک (Attached) باتھ روم ہوتے ہیں اس لیے اس کے متعلق حکم معلوم کرنا ضروری ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر بیت الخلا اور غسل کے لیے الگ الگ جگہیں مخصوص ہوں، دونوں کے درمیان چھوٹی یا بڑی دیوار حائل ہو یا دونوں جگہوں کی سطح میں فرق ہو، ایک اونچی اور ایک نیچی ہو تو حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہٗ کا خیال ہے کہ دونوں الگ الگ جگہوں کے حکم میں ہیں اور جس حصّے میں غسل کیا جاتا ہے اور جو عام طور پر نجاست سے محفوظ رہتا ہے، اس حصّے میں دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، جو حصہ بیت الخلا کے لیے مخصوص ہے، اس حصّے میں دعا نہیں پڑھی جاسکتی۔[۲]

[۱] حصن حصین اعلی: ۱۹۴-۱۹۵)

[۲] کتاب الفتاویٰ: ۲/ ۴۴)

ضروری اصلاح

(۱) بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر جماعت وغیرہ چھوٹ جانے کا خوف ہو تو وضو میں صرف فرائض پورے کر لینے چاہئیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ فتاویٰ دار العلوم میں لکھا ہے: 'سننِ وضو کا پورا کرنا ضروری ہے اگر چہ جماعت ختم ہو جائے'۔[۱]

(۲) مشہور ہے کہ گھٹنا کھلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے، کیوں کہ عورت (سَتَر) کے کھلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[۲]

(۳) برہنہ غسل کر کے اسی وضو سے نماز پڑھنا درست ہے۔[۳]

یعنی پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں جب کہ غسل کے بعد کوئی ناقضِ وضو پیش نہ آیا ہو۔

❁❁❁

[۱] فتاویٰ دار العلوم: ۱/ ۱۳۱

[۲] فتاویٰ دار العلوم: ۱/ ۱۳۵

[۳] فتاویٰ دار العلوم: ۱/ ۱۵۰

مسواک
کے
احکام ومسائل

مسواک کی اہمیت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کام انبیا کی سنت ہیں، من جملہ ان کے ایک مسواک بھی ہے۔

حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کرتی ہیں کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے اس کا ثواب، اس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے ستّر گنا بڑھ جاتا ہے۔ حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ 'مسواک فرماتے تھے'۔ حضرت عائشہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے میری امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔[۱]

مسواک کے فوائد

علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا۔[۲] نیز من جملہ ان کے چند حسبِ ذیل ہیں:

---

[۱] گلدستۂ تفاسیر: ۲/ ۲۵۳

[۲] فضائل نماز: ۸، فضائل ذکر: ۱۱۲

(۱) مسواک منھ کو صاف رکھتی ہے۔

(۲) مسواک سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔

(۳) مسواک سے بلغم دور ہوتا ہے۔

(۴) مسواک شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

(۵) ہاضمے کو درست کرتی ہے۔

(۶) منھ کی زائد رطوبت کو ختم کرتی ہے۔

(۷) ذہانت اور فطانت کو نکھارتی ہے۔

(۸) بڑھاپے کو دور کرتی ہے۔

(۹) کمر کو سیدھا رکھتی ہے۔

(۱۰) دشمن پر رعب کا سبب ہے۔

(۱۱) مسوڑوں کو قوت دیتی ہے۔

(۱۲) منھ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

(۱۳) نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

(۱۴) اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

(۱۵) مسواک کرنے والے کو اللہ تعالی محبوب رکھتا ہے۔

مسواک کیسی ہو؟

ہر لکڑی کی مسواک کی جاسکتی ہے، افضل مسواک پیلو کی ہے پھر زیتون کی، ویسے مسواک تلخ لکڑی یا شاخ کی ہونی چاہیے۔ مستحب یہ ہے کہ مسواک تر لکڑی

کی ہو اور اگر خشک ہو تو اس کو بھگو کر تر کر لینا مستحب ہے۔[۱]

مسواک کے دو پہلو

مسواک کے دو پہلو ہیں:

ایک مسواک کا اصل مقصود اور یہ ظاہر ہے کہ نظافت اور صفائی وستھرائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے دنوں تک مسواک نہ کرنا کہ منھ میں بدبو پیدا ہو جائے اور دانتوں پر زردی آجائے، مکروہ ہے۔ دوسرا پہلو آلۂ مسواک کا ہے یعنی وہ جس کے ذریعے دانتوں کی صفائی ستھرائی کا کام لیا جائے۔ ٹوتھ پیسٹ، برش اور منجن کے ذریعہ مسواک کی پہلی سنت ادا ہو جائے گی، دوسری سنت اسی وقت ادا ہوگی جب کہ مسواک لکڑی کی ہو اور اسی ہیئت کی ہو جس طرح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔[۲]

مسواک کی حد

مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے، شروع ہی سے ایک بالشت سے کم مسواک بنانا خلافِ استحباب ہے، استعمال کے بعد کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔[۳]

---

[۱] طہارت وضو اور نماز: ۱۴۹

[۲] ملخصاً جدید فقہی مسائل: ۱/ ۹۶

[۳] احسن الفتاویٰ: ۲/ ۱۵

مسواک کا حکم

مسواک کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔[۱] نیز جس طرح مردوں کے لیے مسواک کرنا مسنون ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی مسواک کرنا سنت ہے۔[۲]

مسواک پکڑنے کا طریقہ

مسواک پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیاں مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور بقیہ انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔[۳]

مسواک کرنے کے مستحب اوقات

مندرجۂ ذیل وقتوں میں مسواک کرنا مستحب ہے:

(۱) دانتوں کے زرد ہو جانے کے وقت۔

(۲) منھ کی بو بدل جانے کے وقت خواہ منھ کی بُو دیر تک وضو نہ کرنے یا دیر تک خاموش رہنے یا زیادہ بولنے یا کسی بُودار چیز کھانے کے سبب بدل گئی ہو۔

(۳) سونے سے پہلے۔

(۴) سو اکر اٹھنے کے بعد۔

(۵) وضو کے ساتھ مسواک کرنے کے باوجود نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت لیکن آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ صرف دانتوں پر کی جائے تاکہ خون نہ نکلے۔

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۸۸

[۲] امداد الفتاویٰ: ۱/ ۲۹

[۳] امداد الفتاویٰ: ۱/ ۹۰

(۶) گھر میں داخل ہوتے وقت۔

(۷) لوگوں کے مجمع میں جاتے وقت۔

(۸) قرآن مجید وحدیث شریف پڑھنے سے پہلے۔

(۹) جماع سے قبل۔

(۱۰) جمعہ کے دن بھی مسواک کرنا مستقل مستحبِ مؤکد ہے۔

(۱۱) ذکر الٰہی کرنے سے پہلے۔

(۱۲) خانۂ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت۔

(۱۳) بھوک یا پیاس لگنے کے وقت۔

(۱۴) موت کے آثار پیدا ہوجانے کے قریب۔

(۱۵) سحری کے وقت۔

(۱۶) کھانا کھانے سے قبل۔

(۱۷) سفر میں جانے سے قبل۔

(۱۸) سفر سے آنے کے بعد۔[۱]

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک کا طریقہ یہ ہے کہ دانت کے اوپری حصّے پر بھی کی جائے اور نچلے حصّے پر اور ڈاڑھوں پر بھی۔ دائیں جانب سے مسواک کی ابتدا کرے، کم سے کم تین بار اوپر اور تین بار نیچے پانی کے ساتھ مسواک پھیرنی چاہیے۔ چوڑائی میں یعنی دائیں حصّے

[۱] دیکھیے عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۵۲، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱۸۶

سے بائیں حصّے کی طرف کرنی چاہیے، طول میں مسواک کرنا بہتر نہیں اس لیے کہ اس سے مسوڑھے زخمی ہو سکتے ہیں۔[۱]

دانتوں میں عرضاً مسواک کرنا اور زبان پر طولاً مسواک کرنا مسنون وافضل ہے۔[۲]

استعمال شدہ مسواک کا حکم

جب استعمال کرتے کرتے مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ اس کا استعمال کرنا دشوار ہو تو اسے دفن کر دیا جائے یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں، کسی ناپاک جگہ نہ ڈالیں کیوں کہ یہ ادائے سنت کی چیز ہے، اس لیے اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔[۳]

❁❁❁

[۱] کتاب الفتاویٰ: ۲/ ۳۸

[۲] درسِ ترمذی: ۱/ ۲۲۵

[۳] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۵۳

غسل
کے
احکام ومسائل

غسل کیا اور کیوں؟

غسل دو مقصد سے کیا جاتا ہے، ایک ثواب حاصل کرنے کے لیے مثلاً جمعہ وعیدین کا غسل، دوسرے بعض ناپاکیاں ایسی ہوتی ہیں جو غسل کے بغیر دور نہیں ہوتی (مثلاً جنابت وغیرہ) کے لیے۔لغت میں تمام بدن کے دھونے کو غسل کہتے ہیں لیکن شریعت کی اصطلاح میں ناپاکی دور کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لیے خاص طریقے سے تمام بدن کے دھونے کو غسل کہا جاتا ہے۔[۱]

غسل کا حکم

غسل کا حکم یہ ہے کہ جو چیزیں غسل ادا نہ کرنے کی حالت میں جائز ودرست نہیں وہ غسل کرنے کے بعد جائز ودرست ہوجاتی ہے۔ یہ تو اس کا دنیوی حکم ہے اور اُخروی حکم یہ ہے کہ تقرب وعبادت کے نیت سے غسل کرنے پر اس کو ثواب حاصل ہوگا۔[۲]

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) منھ بھر کر کلی کرنا۔

---

[۱] اسلامی فقہ: ۱/ ۱۶۹

[۲] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۸۵

غسل میں غرغرہ ضروری نہیں، منھ بھر کر کلی کرنا ضروری ہے، اگر منھ بھر کر کلی کر لی تو غسل ہو گیا نیز روزے کی حالت میں غرغرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اگر غسل میں کلی بھول گیا تو جس وقت یاد آجاوے کلی کر لے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔[۱]

□ بعض لوگ (غسل کی حاجت ہونے پر) یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف کمر سے نیچے پانی گرالینا کافی ہے، اس لیے اس کی اصلاح ضروری ہے کہ جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لیے پورے جسم کو پاک کرنا ضروری ہوگا، صرف کمر سے نیچے پانی گرالینا کافی نہیں ہے۔[۲]

---

[۱] احسن الفتاویٰ: ۲۱/ ۳۰، ۳۳

[۲] فتاوی امارتِ شرعیہ: ۲/ ۱۰۲

مسئلہ: غسل خانے میں بالعموم صفائی نہیں ہوتی اس لیے بیت الخلا کی طرح غسل خانے میں بھی داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے۔ غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے مگر غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے اور باہر نکل کر وضو کے بعد والی دعا پڑھے۔ اگر غسل خانہ نہایت صاف ستھرا ہو اور اس کے اندر بیت الخلا نہ ہو تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے پہلے رکھے اور بسم اللہ بھی غسل خانے کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے، اگر لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھے اور حالتِ غسل میں وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ (احسن الفتاوی: ۲/ ۳۷)

مسئلہ: غسل میں یہ جو تیسرا فرض ہے کہ سر سے پیر تک دھونا، اس طرح کہ بال برابر کوئی حصہ جسم کا خشک نہ رہ پائے (اس میں) ناف کا دھونا فرض ہے، داڑھی مونچھ اور ان کے نیچے کی سطح کا دھونا فرض ہے، اگر چہ یہ چیزیں گھنی ہوں اور ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آتی ہو۔ سر کے بالوں کا بھگونا فرض ہے، اگر چہ ان میں گوند یا خطمی لگی ہو۔ انگوٹھی اگر تنگ ہو اور کان کے سوراخوں میں بالیاں ہوں کہ بے حرکت دیے پانی جسم تک نہ پہنچے تو ان کا حرکت دینا فرض ہے اور کان کے سوراخوں میں اگر بالیاں ہوں اور سوراخ اگر بند نہ ہوئے ہوں تو اگر بغیر ہاتھ سے ملے ہوئے یا کوئی تنکا وغیرہ ڈالے ہوئے پانی بقیہ آیندہ صفحہ پر

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

غسل مندرجۂ ذیل صورتوں میں فرض ہوجاتا ہے:

(۱) جوش کے ساتھ منی نکلنا۔

(۲) مرد کی سُپاری (پیشاب گاہ کے آگے کے حصّے) کا (عورت کی شرمگاہ کے) اندر چلانا۔

(۳) حیض یعنی جو خون ہر مہینے عورتوں کو آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اس کا بند ہوجانا۔

(۴) نفاس یعنی جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اس کا بند ہوجانا۔[۱]

بقیہ گزشتہ صفحہ کا:

ان میں نہ پہنچے تو تنکے وغیرہ کا ڈال کر ان میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ البتہ عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۵۹ پر لکھا ہے کہ تنکا وغیرہ ڈالنے کا تکلف نہ کرے، جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کو اس جلد کا دھونا فرض ہے جو ختنے کی کھال کے نیچے چھپی ہے، اگر اس کھال کو اوپر چڑھانے میں تکلیف نہ ہو۔ (علم الفقہ: ۱۲۰)

مسئلہ: عورت کے سر کے بال اگر گُندھے ہیں اور میڈھیاں گندھی ہوئی ہیں تو ان کو کھولنا اور تمام بالوں کا تَر کرنا غسل میں ضروری نہیں ہے بلکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا دینا کافی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو دبا دے کہ جڑ میں پانی پہنچ جائے اور اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو تمام بالوں کا تَر کرنا ضروری ہے۔ (فتاوی دار العلوم: ۱/ ۱۵۷-۱۵۶)

[۱] بہشتی زیور: ۱/ ۷۵

غسل کی قسمیں

فرض غسل کے علاوہ غسل کی مندرجۂ ذیل تین قسمیں ہیں:[۱]

غسلِ واجب:

(۱) میت کو غسل دینا واجب ہے (۲) تمام بدن پر نجاست یا ناپاک چھینٹیں پڑ جائیں تو غسل واجب ہے۔

غسلِ سنت:

(۱) نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا (۲) نمازِ عیدین کے لیے غسل کرنا (۳) عرفہ کے دن وقوف کے لیے زوال کے بعد غسل کرنا (۴) احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔

غسلِ مستحب:

(۱) غیر مسلم جب مسلمان ہو تو اس کے لیے غسل کرنا مستحب ہے (۲) فصد اور پچھنا لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (۳) کوئی عذر نہ ہو تو ہفتے میں (کم از کم) ایک بار غسل کرنا مستحب ہے (۴) مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے (۵) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا بھی غسل کرنا مستحب ہے (۶) بے ہوشی سے ہوش آنے پر بھی غسل کرنا مستحب ہے۔

[۱] نماز احناف: ۳۷-۳۶

غسل کی سنتیں

غسل میں مندرجۂ ذیل کاموں کا کرنا سنت ہے:

(۱) ابتدا میں دل سے غسل کی نیت کرنا سنت ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔

اردو میں یوں کہہ سکتے ہیں: میں جنابت سے پاک ہونے کے لیے یا اللہ کی خوشنودی اور ثواب کے لیے نہاتا ہوں نہ کہ بدن صاف کرنے کے لیے۔

(۲) ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھونا۔

(۴) استنجا کرنا یعنی پیشاب و پاخانے کے مقام کو پہلے دھونا خواہ اس پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

(۵) اگر جسم پر کوئی منی وغیرہ نجاستِ حقیقہ لگی ہو تو اس کو دھونا اور غسل میں نجاستِ خفیفہ کو وضو و غسل سے پہلے زائل کرنا سنت ہے تاکہ پانی لگنے سے وہ اور زیادہ نہ پھیل جائے۔

(۶) نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا مگر دونوں پاؤں نہ دھوئے (جب کہ پانی غسل خانے میں جمع ہوتا ہو)۔

(۷) سر اور بدن پر تین بار پانی ڈالنا، صحیح یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی ڈالنا فرض ہے اور باقی مرتبہ پانی ڈالنا سنت ہے۔

(۸) ترتیب وار غسل کرنا یعنی جس ترتیب سے یہ سنتیں بیان کی گئی ہیں اسی

ترتیب سے غسل کرنا۔

(۹) بدن کو مَلنا اور ہاتھ پھیرنا تاکہ پاکی حاصل کرنے میں مبالغہ ہو اور پانی پورے بدن پر بہہ جائے۔

(۱۰) سنت یہ ہے کہ پانی کے استعمال میں نہ اسراف کرے (بے جا زیادہ خرچ کرے) نہ کمی کرے۔

(۱۱) ایسی جگہ پر نہانا جہاں اس کو کوئی نہ دیکھے، اس لیے کہ نہاتے وقت یا لباس پہنتے وقت سترِ عورت (چھپانے کی جگہ) کے ظاہر ہونے کا احتمال ہے۔[۱]

غسل مستحبات وآداب

غسل میں مندرجۂ ذیل باتیں مستحب اور ادب کے درجے میں ہیں:

(۱) غسل کرتے وقت کسی سے کوئی بات نہ کرے۔

(۲) تواتر یعنی تمام اعضاے بدن کو اس طرح دھوئے کہ جسم اور ہوا کے معتدل ہونے کے زمانے میں ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دُھل جائے۔

(۳) مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد تولیہ وغیرہ موٹے کپڑے سے بدن کو پوچھ ڈالے لیکن اس میں مبالغہ کرے کہ اعضا پر غسل کا اثر باقی رہے۔

(۴) نہانے کے بعد ستر ڈھانپنے میں جلدی کرے۔

(۵) وضو کی طرح غسل سے فارغ ہو کر کپڑے پہننے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے۔[۲]

---

[۱] ملخصاً عمدۃ الفقہ: ۱/ ۱۹۳-۱۹۱

[۲] عمدۃ الفقہ: ۱۹۴-۱۹۳

غسل کے مکروہات

مندرجۂ ذیل چند وہ باتیں ہیں جن کا کرنا غسل میں ناپسندیدہ ومکروہ ہے:

(۱) پانی کے استعمال میں بے جا کمی یا زیادتی کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ نہر پر بیٹھا ہو۔

(۲) نہانے والے کا قبلہ رو ہونا، اگرچہ وہ ایسی جگہ یعنی غسل خانے وغیرہ میں نہائے جہاں اس کو کوئی نہ دیکھے اور اگر تہبند وغیرہ باندھ کر نہائے تو قبلہ رو ہونے میں مضایقہ نہیں ہے۔

(۳) بلا عذر ایسی جگہ نہانا جہاں اس کو کوئی دیکھتا ہو۔

(۴) ستر کھلے ہوئے بلا ضرورت بات کرنا۔

(۵) ستر کھلا ہونے کی حالت میں اذکار اور دعائیں پڑھنا۔

(۶) مسنون طریقے کے خلاف غسل کرنا۔

(۷) جو چیزیں وضو میں مکروہ ہیں، وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔[۱]

غسل کا مکمل مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر بدن پر جس جگہ منی یا اور کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو، اس کو تین مرتبہ پاک کرے پھر چھوٹا بڑا استنجے کرے (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کرے۔ اب اول پانی سر پر ڈالے، پھر پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ

[۱] عمدہ الفقہ: ۱۹۴

جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملے، یہ ایک دفعہ ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالے، پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (جہاں بدن سوکھا رہنے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مل کر پانی پہنچانے کی کوشش کرے) پھر اسی طرح تیسری بار پانی سر سے پیر تک بہائے۔[۱]

❁❁❁

[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں: ۱۶

نماز
کے
احکام ومسائل

نماز کیا ہے؟

لغت میں صلوٰۃ کے معنی ہیں دعا اور شرعی اصطلاح میں صلوٰۃ اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان وشرائط کے ساتھ مخصوص اقوال وافعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، جس کی ابتدا تکبیرِ تحریمہ سے ہوتی ہے اور جس کی انتہا سلام پر ہوتی ہے، فارسی اور اردو میں اس کو نماز کہتے ہیں۔[۱]

قرآنِ کریم میں عموماً نماز کی جتنی مرتبہ تاکید کی گئی ہے لفظ 'اقامت' کے ساتھ کی گئی ہے، مطلق نماز پڑھنے کا ذکر صرف ایک دو جگہ آیا ہے، اسی لیے اقامتِ صلوٰۃ کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے، اقامت کے لفظی معنی سیدھا کرنے اور ثابت رکھنے کے ہیں اور عادۃً جو عمود یا دیوار یا درخت وغیرہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے، گر جانے کا خطرہ کم ہوتا ہے، اس لیے اقامت کے معنی دائم اور قائم کرنے کے بھی آتے ہیں۔[۲]

قرآن وسنت کی اصطلاح میں اقامت صلوٰۃ کے معنی نماز کو اس کے وقت میں پابندی کے ساتھ اُس کے پورے آداب وشرائط کی رعایت کرتے ہوئے ادا کرنا ہے۔ مطلق نماز پڑھ لینے کا نام اقامتِ صلوٰۃ نہیں ہے، نماز کے جتنے فضائل اور آثار وبرکات قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب اقامتِ صلوٰۃ کے ساتھ مقیّد ہیں۔[۳]

---

[۱] مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۵۰۰

[۲] معارف القرآن: ۱/ ۱۵۵

[۳] معارف القرآن: ۱/ ۱۵۵

خلاصہ یہ کہ حق تعالی نے محض 'صل' نہیں فرمایا کہ نماز پڑھا کرو بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں اقامت کا امر ہے اور اقامتِ صلوٰۃ یہ ہے کہ اُس کے سب ارکان اعتدال اور تسویہ کے ساتھ ادا کیے جائیں۔[۱]

مقصد نماز

نماز کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا حکم پورا ہو اور اس کے ذریعے نفسِ انسانی میں ایک ایسی روحانی قوت، نیا ایمان اور قلب کو روشن کر دینے والا نور پیدا ہو جائے، جس کے ذریعے انسان ہر قسم کے فتنوں اور ترغیبات کا مقابلہ کر سکے، بڑے سے بڑے حوادث میں ثابت قدم رہ سکے، نفس کے شر اور اس کے مکر سے محفوظ رہے اور اس کی کمزوریوں پر قابو پا سکے۔[۲]

نماز اسی لیے مشروع کی گئی ہے کیوں کہ بالغ ہونے سے لے کر تادمِ مرگ عبادت الٰہی کی مداومت رکھنا کمالِ استقلال کا مظہر ہے، ہر پنج گانہ نماز کے اوقات کی حفاظت رکھنا پابندیِ اوقات کی زبردست تعلیم ہے۔ جسم اور لباس اور مکان کو نجاست اور آلودگی سے پاک وصاف رکھنے کا اہتمام صحتِ جسمانی کے قیام کی بہترین تدبیر ہے۔ دل وزبان، اعضا ودماغ کو عظمتِ الٰہی اور جلالِ کبریائی کے سامنے مؤدب ومہذب رکھنا نورانیتِ روحانی کے لیے عجیب روشنی ہے۔[۳]

---

[۱] اشرف التفاسیر: ۳/۴۶

[۲] ارکان اربعہ: ۴۹

[۳] رحمۃ اللعالمین: ۱/۱۹۱

نماز کی اہمیت

’نماز‘ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پسندیدہ عبادت ہے کہ کسی بھی نبی کی شریعت کو اس سے خالی نہیں رکھا گیا۔ اول الانبیاء حضرت آدمؑ سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک، اللہ تعالیٰ کا جو بھی نبی اس دنیا میں آیا، اس کی امت پر کسی نہ کسی کیفیت اور صورت کے ساتھ نماز ضرور فرض ہوئی۔[۱]

نماز کے موضوع پر قرآن وحدیث میں بے شمار ذخیرہ موجود ہے، یہاں مختصراً چند باتیں قارئین کے سامنے پیش کی جاتی ہیں کہ عمل کے لیے اتنا بھی کافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ سوائے نماز کے اور کسی بھی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے یعنی نماز کا چھوڑنا صحابہ کرامؓ کے نزدیک دراصل ایک بہت بڑا گناہ تھا، ایسا بڑا گناہ کہ جو کفر کے قریب تک لے جاتا ہے۔[۲]

اور کیوں نہ ہوتا جب کہ حدیث میں وارد ہے کہ ’نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو مسمار کر دیا‘۔[۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنے چاہیے ویسے ہی کیے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے

[۱] (مظاہرِ حق جدید: ۱/ ۵۰۱

[۲] مظاہر حق جدید: ۱/ ۵۱۲-۵۱۱

[۳] احیاء العلوم: ۱/ ۲۵۵

بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔[۱]

مطلب یہ ہے کہ جو صاحبِ ایمان بندہ اہتمام وفکر کے ساتھ نماز اچھی طرح ادا کرے گا تو اولاً تو وہ خود ہی گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہوگا اور اگر شیطان یا نفس کے فریب سے کبھی اس سے گناہ سرزد ہوں گے تو نماز کی برکت سے اس کو توبہ استغفار کی توفیق ملتی رہے گی (جیسا کہ عام تجربہ اور مشاہدہ بھی ہے اور اس سب کے علاوہ نماز اس کے لیے کفارۂ سیئات بھی بنتی رہے گی اور پھر نماز بجائے خود گناہوں کے میل کچیل کو صاف کرنے والی اور بندہ کو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت وعنایت کا مستحق بنانے والی عبادت ہے جو فرشتوں کے لیے بھی باعثِ رشک ہے، اس لیے جو بندے نماز کے شرائط وآداب کا پورا اہتمام کرتے ہوئے خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کے عادی ہوں گے ان کی مغفرت بالکل یقینی ہے اور جو لوگ دعوائے اسلام کے باوجود نماز کے بارے میں کوتاہی کریں گے (ان کے حالات کے مطابق) اللہ تعالیٰ جو فیصلہ چاہے گا کرے گا، چاہے ان کو سزا دے یا اپنی رحمت سے معاف فرمادے اور بخش دے۔ بہ ہر حال! وہ سخت خطرے میں ہیں اور ان کی مغفرت اور بخشش کی کوئی گارنٹی نہیں۔[۲]

[۱] معارف الحدیث: ۳/ ۱۱۴، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱۹۸

[۲] معارف الحدیث: ۳/ ۱۱۴

نماز کی روح اور بدن

جاننا چاہیے کہ جاندار مخلوق کی طرح حق تعالی نے نماز کو بھی ایک صورت اور روح مرحمت فرمائی ہے، چناں چہ نماز کی روح تو نیت اور قلب ہے اور قیام وقعود نماز کا بدن ہے اور رکوع وسجود نماز کا سر اور ہاتھ پاؤں ہیں اور جس قدر اذکار وتسبیحات نماز میں ہیں وہ نماز کے آنکھ، کان وغیرہ ہیں اور اذکار وتسبیحات کے معنی کو سمجھنا گویا آنکھ کی بینائی اور کانوں کی قوتِ سماعت وغیرہ ہے اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کا حسن یعنی بدن کا سڈول اور رنگ وروغن کا درست ہونا ہے۔ الغرض! اس طرح نماز کے اجزا اور ارکان کو بہ حضورِ قلب پورا کرنے سے نماز کی ایک حسین وجمیل اور پیاری صورت پیدا ہوجاتی ہے اور نماز میں جو تقرب نمازی کو حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے اس کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کوئی خدمت گزار اپنے بادشاہ کی خدمت میں خوبصورت کنیز ہدیۃً پیش کرے اور اس وقت اس کو بادشاہ سے تقرب حاصل ہو، پس اگر تمھاری نماز میں خلوص نہیں ہے تو گویا مردہ اور بے جان کنیز بادشاہ کی نذر کررہے ہو اور ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی گستاخی وبے باکی ہے کہ ایسا گستاخ شخص اگر قتل کردیا جائے تو عجب نہیں۔ اگر نماز میں رکوع وسجدہ نہیں تو گویا لنگڑی لولی اور اپاہج لونڈی نذر کرتے ہو اور اگر ذکر وتسبیح اس میں نہیں ہے تو گویا لونڈی کے آنکھ کان نہیں ہیں اور اگر سب کچھ موجود ہے مگر ذکر وتسبیح کے معنی نہیں سمجھے اور نہ دل متوجہ ہو تو ایسا ہے جیسا کہ اعضا تو سب موجود ہیں لیکن ان میں حِس وحرکت بالکل نہیں یعنی آنکھیں موجود ہیں مگر بینائی نہیں ہے اور کان موجود ہیں مگر بہرے ہیں کہ سنائی نہیں دیتا

اور ہاتھ پاؤں ہیں مگر شَل اور بے حِس ہیں، اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اندھی، بہری اور نکمّی شاہی نذرانے میں قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟ شاید تمھیں یہ شبہ ہو کہ جب نماز کے فرض اور واجب ادا کردیے جاتے ہیں تو علماے شریعت اس نماز کے صحیح ہوجانے کا فتویٰ دے دیتے ہیں خواہ معنی سمجھے ہوں یا نہ سمجھے ہوں اور جب نماز صحیح ہوگئی تو جو مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا، اس سے معلوم ہوا کہ معنی کا سمجھنا نماز میں ضروری نہیں ہے، لہٰذا سمجھ لو کہ علماء کی مثال طبیب کی سی ہے، پس اگر کوئی لونڈی اپاہج اور کیسی ہی عیب دار کیوں نہ ہو اگر اس میں روح موجود ہے تو طبیب اس کو دیکھ کر ضرور یہی کہے گا کہ یہ زندہ ہے مردہ نہیں ہے۔[۱]

نماز کا حکم

اس بات پر تمام اہلِ سیر وحدیث متفق ہیں کہ پانچ وقت کی نماز کی فرضیت معراج کی رات میں ہوئی۔[۲]

یہ اجتماعی اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ نماز ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرضِ عین ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا، آزاد ہو یا غلام، مقیم ہو یا مسافر، تندرست ہو یا بیمار۔[۳] البتہ عورت کو حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے (اس وقت کی) نماز بالکل معاف ہوجاتی ہے، پاک ہونے کے بعد بھی اس پر قضاء واجب نہیں۔[۴]

---

[۱] تبلیغِ دین محشی: ۱۴-۱۵

[۲] درسِ ترمذی: ۱/ ۳۹۲

[۳] کشف الاسرار: ۱/ ۲۷۹-۲۷۸

[۴] مسائلِ مستورات: ۴۴

نماز بالغ پر فرض ہوتی ہے اگر بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہوجائیں تو اسی وقت سے نماز فرض ہوتی ہے اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا، لڑکی پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے اور جس دن سولھویں سال میں قدم رکھیں گے اس دن سے ان پر نماز فرض ہوگی۔[۱]

نماز کے اوقات

قرآنِ کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

إنَّ الصَّلٰوۃ کَانَتْ عَلیَ الْمُؤمِنِیْنَ کِتَاباً مَّوْقُوْتاً۔

بے شک مسلمانوں پر نماز اپنے مقررہ اوقات کے ساتھ فرض ہے۔

سفر، حضر، اطمینان، خوف ہر حالت میں نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے، یہ نہیں کہ جب چاہو پڑھ لو۔[۲]

نیز حدیث پاک میں وارد ہے کہ اللہ تعالی کو اپنے (یعنی نماز کے صحیح او رمستحب) وقت میں نماز پڑھنا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔[۳]

اوپر گزر چکا ہے کہ نماز پنج گانہ معراج کی رات میں فرض ہوئی، ارشادِ باری تعالی ہے:

أقم الصلوۃ لدلوک الخ۔[۴]

---

[۱] آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲/ ۹۲

[۲] گلدستۂ تفاسیر: ۲/ ۱۶۳-۱۶۲

[۳] بخاری: ۵۰۰

[۴] بنی اسرائیل: ۹

آفتاب ڈھلنے کے وقت (ظہر، عصر، مغرب، سے لے کر رات کے اندھیرے (عشاء) تک نماز پڑھا کرو، صبح کی نماز میں حضورِ قلب خوب ہوتا ہے اور رات کے ایک حصّے میں تہجد پڑھ لیا کرو یہ تمھارے لیے نفل ہے، عجب نہیں کہ تمھارا پروردگار تم کو مقامِ محمود میں پہنچادے۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے (زوال) کے بعد شروع ہوتا ہے اور عصر کا وقت آنے تک باقی رہتا ہے (یہاں تک کہ آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہوجائے) اور عصر کا وقت سورج زرد ہونے تک باقی رہتا ہے اور مغرب کا وقت آفتاب کے ڈوبنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت شفق کے غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور آدھی رات تک رہتا ہے اور فجر کی نماز کا وقت طلوعِ فجر (یعنی صبح صادق کے بعد) شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔[۲]

نماز کے مستحب اوقات

نماز کے اوقات پر جامع حدیث ابھی بیان کی گئی، اس کے علاوہ ہر نماز کے وقت میں کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے، جس کے اندر نماز کا ادا کرنا مستحب ہے، آگے فرض و واجب نمازوں کے مستحب اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

---

[۱] سیرت النبی: ۳/ ۲۵۵

[۲] ترمذی

فجر

فجر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے لیکن ایسی تاخیر نہ کرے کہ سورج کے نکلنے کا شک ہو بلکہ اس قدر روشنی میں نماز پڑھے کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو (اور اگر نماز واجب الاعادہ ہو) تو پھر اس کو مستحب قرأت کے ساتھ اپنے وقت میں ادا کر لے۔[۱]

یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کو ہمیشہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ومستحب ہے اور مَردوں کو ایامِ نحر میں جو حج کرنے والے ہوں، مزدلفہ میں اس کے خلاف ہے اس لیے کہ وہاں اندھیرے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔[۲]

ظہر

گرمیوں میں ظہر کی نماز میں تاخیر کرنا اور سردیوں میں جلدی کرنا مستحب ہے۔[۳]

عصر

حنفیہ کے نزدیک عصر کی نماز اصفرارِ شمس یعنی سورج کے زرد ہونے سے پہلے تک تاخیر کرنا افضل ہے لیکن جماعت میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ نماز ختم ہونے کے بعد اصفرار سے پہلے اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز کا اعادہ کرنا ہو تو وہ بھی اصفرار سے پہلے کیا جا سکے۔[۴]

---

[۱] عالمگیری قدیم: ۱/۸۰

[۲] بہشتی زیور: ۲/۱۰

[۳] عالمگیری قدیم: ۱/۸۱-۸۰

[۴] فتاوی عثمانی: ۱/۳۹۱

مغرب

مغرب کی نماز میں اَبر وغبار کے دن کے علاوہ ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے اور بلاعذر اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے خوب چھٹ جائیں یعنی بکثرت نظر آنے لگیں اور گھ جائیں، مکروہ تحریمی ہے۔[۱]

البتہ امام اعظمؒ کے قول کے مطابق مغرب کا وقت تقریباً سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے اور صاحبین کے مطابق کچھ کم۔[۲]

عشاء

عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔[۳]

لیکن کتبِ فقہ میں تصریح ہے کہ نصف شب کے بعد (بلاعذر) عشاء کی نماز پڑھنا (یعنی اتنی زیادہ تاخیر کرنا) مکروہ (تحریمی) ہے۔[۴]

وتر

وتر کی نماز میں جس کو جاگ جانے کا اعتماد ہو اُس کو (وتر کی نماز میں) آخر شب تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور جس کو اعتماد نہ ہو وہ سونے سے پہلے پڑھ لے۔[۵]

---

[۱] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۳۳۹

[۲] فتاوی دار العلوم: ۲/ ۴۷

[۳] عالمگیری: ۱/ ۸۱

[۴] فتاوی دار العلوم: ۲/ ۵۱

[۵] عالمگیری قدیم: ۱/ ۸۱

نماز کی شرطیں

شرع شریف کی اصطلاح میں شرط وہ ہے جس پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس میں داخل نہ ہو یعنی اس کی ماہیت سے خارج ہو اور اس کا جز و نہ ہو بعض نے شرائط کی تعریف یوں کی ہے کہ اس کے نہ ہونے سے مشروط کا نہ ہونا لازم آئے اور اس کے وجود سے مشروط کا وجود لازم نہ ہو (جیسے بدن کا پاک ہونا، یہ نماز کے لیے شرط ہے لیکن محض پاک ہونے سے نماز کا وجود نہیں ہوتا، ہاں بلا پاک ہوئے یا ناپاکی کی حالت میں نماز نہیں ہوتی) پس نماز کی شروط نماز کے وہ فرائض ہیں، جو نماز سے باہر ہیں اور ان کے بغیر نماز واجب یا صحیح نہیں ہوتی۔[۱]

نماز کی حسبِ ذیل سات شرطیں ہیں:

بدن کا پاک ہونا

یعنی جس شخص پر غسل فرض ہو اس کو غسل کرنا اور جس کا وضو نہ ہو اس کو وضو کرنا۔ اگر بدن پر لگی ہوئی نجاستِ غلیظہ قدرِ درہم سے زائد ہے تو اس کا دھونا فرض ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے (اور ایسی نماز نہیں ہوگی) اور اگر بقدر درہم ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور نماز اس کے ساتھ جائز ہے (یعنی ہوجائے گی لیکن مکروہ تحریمی ہوگی اور اس کا لوٹانا واجب ہوگا) اور اگر قدرِ درہم سے کم ہے تو اس کا دھونا سنت ہے اور اگر نجاست خفیفہ ہو تو وہ جب تک بہت (یعنی بدن کے چوتھائی حصّے سے زائد) نہ ہو تو وہ نماز کے جائز ہونے کے لیے مانع نہیں۔[۲]

[۱] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۳۶۱

[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۹۰

ستر کا چھپانا

نمازی کے لیے اپنے اس قدر بدن کو چھپانا شرط ہے جس کا کُھلنا قبیح اور بے حیائی شمار ہوتا ہے اور مرد کا واجب الستر جسم (بدن میں چھپانے کا حصہ) اس کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ہے، ناف داخلِ عورت (ستر میں داخل نہیں ہے اور گھٹنا داخلِ عورت (ستر میں داخل) ہے اور آزاد عوت کا پورا بدن عورت (یعنی ستر) ہے سوائے اس کے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور قدم کے۔[۱] نماز کے اندر عضو (بدن کے اس حصّے میں سے جس کا چھپانا ضروری ہے اس) کے قلیل حصّے کا کھلنا معاف ہے اور کثیر کا کھلنا معاف نہیں۔ چوتھائی کی مقدار کثیر ہے اور اس سے کم قلیل ہے۔[۲] یعنی سترِ عورت میں سے کوئی عضو بقدر چوتھائی ایک رکن کے برابر کھلا رہا تو نماز نہیں ہوگی کیوں کہ یہاں نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط، بدن کا چھپانا نہیں پایا گیا۔[۳]

کپڑوں کا پاک ہونا

جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں جیسے کرتا، پاجامہ، ٹوپی وغیرہ، ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی ان میں سے کسی پر بھی نجاست غلیظہ ایک درہم کے بقدر یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔[۴]

[۱] اشرف الہدایہ: ۱/ ۳۸۰ تا ۳۸۲

[۲] اشرف الہدایہ: ۳۸۴

[۳] مستفاد عالمگیری قدیم: ۱/ ۹۱

[۴] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۳۶۲

قبلے کی طرف رخ کرنا

استقبالِ قبلہ بھی نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔[۱] یعنی فرض اور نفل اور سجدۂ تلاوت اور جنازے کی نماز بغیر قبلے کی طرف رُخ کیے جائز نہیں ہوتی۔[۲]

نماز کا وقت ہونا

نماز کا وقت ہونا بھی نماز کی شرطوں میں سے ہے، پس جس نے نماز کا وقت نہ پایا اس پر نماز فرض نہیں، اگر کسی نے وقت کا اخیر جزو پالیا خواہ صرف نیت باندھنے (تکبیر تحریمہ کے) لائق وقت ہو، اس شخص پر وہ نماز فرض ہوگئی۔[۳]

جگہ کا پاک ہونا

نماز پڑھنے کی جگہ (جس جگہ نمازی حالتِ نماز میں کھڑا ہوتا ہے، اس) کا پاک ہونا شرائطِ نماز میں سے ہے یعنی سجدے میں زمین پر جہاں جہاں اعضا لگتے ہیں، زمین کے اُس حصے کا پاک ہونا ضروری ہے۔[۴]

نماز کی نیت کرنا

نیت کرنا نماز کی شرطوں میں داخل ہے۔ نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں اور شرط اس کی یہ ہے کہ دل میں جانتا ہو کہ کون سی نماز پڑھتا ہے او

[۱] اشرف الہدایہ: ۱/ ۳۹۵

[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۹۸

[۳] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۳۳۵

[۴] اشرف الوقایہ: ۱/ ۱۴۷-۱۴۶

رکم سے کم اتنا ہو کہ اگر سے پوچھیں کہ کون سی نماز پڑھتا ہے تو بغیر سوچے فوراً جواب دے دے، زبان سے (نیت کے الفاظ کہنا کچھ ضروری نہیں) اگر زبان سے بھی اس لیے کہہ لے کہ دل کے ارادے کے ساتھ جمع ہو جائے تو بہتر ہے۔[۱]

یعنی درحقیقت نیت ارادۂ قلب کا نام ہے جس پر نماز کی صحت موقوف ہے جیسا کہ حضرت مجددؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے لیکن اگر نیت قلبی کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لے تو فقہاء نے اس کو مستحب کہا ہے، اگر صرف زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لیے اور دل میں کوئی ارادہ نہیں ہے تو یہ زبانی نیت کافی نہیں اور اس شخص کی نماز نہ ہوگی۔[۲]

ارکان نماز

نماز کے وہ فرائض جو نماز کے اندر ہیں یعنی نماز کی ماہیت میں داخل ہیں ان کو 'ارکان نماز' کہتے ہیں۔ ارکان رُکن کی جمع ہے، رکن کے معنی ستون اور مضبوط پہلو کے ہیں اور یہاں اس کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہے۔[۳]

ارکانِ نماز مندرجۂ ذیل ہیں:

تکبیرِ تحریمہ

نماز کے ان فرائض میں سے جن کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ہے ایک

[۱] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۰۲

[۲] حاشیہ امداد الفتاوی: ۱/ ۱۹۵

[۳] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۴۰۲

حالتِ قیام میں تکبیرِ تحریمہ ہے۔[۱]

نماز کی پہلی تکبیر یعنی اللہُ اَکبَرُ کہنا، جس کے بعد نمازی پر مباح چیزیں جیسے بات کرنا وغیرہ حرام ہوجاتی ہیں اور اسی وجہ سے اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔

قیام

قیام کرنا فرض نمازوں اور (ملحق بہ فرض) وتر (اور نماز نذر و نماز عیدین اور اصح قول کی بنا پر فجر کی سنتوں ان سب) میں فرض ہے۔ جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، بغیر عذر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا (یعنی ایک پاؤں پر زیادہ وزن ڈالنا کہ دوسرے پاؤں میں خم آجائے، مکروہ ہے اور نماز جائز ہوجاتی ہے اور اگر عذر ہو تو مکروہ بھی نہیں۔[۲]

قرأت

تیسرا فرض قرأت ہے۔[۳] امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک آیت کے پڑھنے سے اگرچہ چھوٹی ہو قرأت کا فرض ادا ہوجاتا ہے لیکن جو شخص اسی قدر پر اکتفا کرے گا وہ گنہگار ہوگا۔[۴] مطلب یہ ہے کہ بلا عذر ایسا کرنے پر واجب کے ترک کا مرتکب ہوگا۔

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۳۴۳

[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۰۷-۱۰۸

[۳] اشرف الہدایہ: ۲/ ۶

[۴] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۰۸

رکوع

نماز کے فرائض میں سے ایک فرض رکوع ہے یعنی اس طرح جھکنا کہ اگر اپنے دونوں ہاتھوں کو نیچے کی طرف پھیلائے تو وہ اپنے گھٹنوں کو پالے (یعنی پکڑ سکے)۔ معلوم ہوا کہ کمر اتنی ضرور جھکے کہ دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنے پکڑ سکے۔[۱]

سجدہ

نماز کا ایک فرض سجدہ کرنا ہے، سجدہ اس طرح کرے کہ پیشانی زمین سے لگ جائے اور اس کے دونوں قدم زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں میں سے (کم از کم) کسی ایک انگلی کا زمین پر ٹکانا سجدے میں شرط ہے۔[۲]

مطلب یہ ہے کہ اگر ایک لمحہ بھی دونوں پاؤں زمین پر نہ لگے تو سجدہ نہ ہوگا۔

سجدہ کا اطریقہ یہ ہے کہ پیشانی اور ناک دونوں، سجدے میں زمین سے لگائے اور اگر (دونوں میں سے) صرف ایک لگائے تو اگر عذر ہے تو مکروہ نہیں اور بلا عذر ہے تو اگر پیشانی لگائی اور ناک نہ لگائی تو بالاجماع جائز ہے مگر مکروہ ہے اور ناک لگائی پیشانی نہ لگائی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہی حکم ہے اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔[۳]

---

[۱] ملخصاً کشف الاسرار: ۱/۳۴۶

[۲] کشف الاسرار: ۱/۳۴۶

[۳] عالمگیری قدیم: ۱/۱۰۹

قعدۂ اخیرہ

نماز میں چھٹا فرض بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ ہے یعنی اتنی مقدار بیٹھنا فرض ہے کہ جس میں التحیات میں سے عبدہ ورسولہ تک پڑھنا ممکن ہو۔[۱]

نوٹ: بعض علماء نے نماز کے فرائض میں ایک اور فرض شمار کرایا ہے، وہ ہے 'خروج بصنعہٖ' لیکن صحیح یہ ہے کہ خروج بصنعہ (اپنے فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا) فرض نہیں ہے، اس پر امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کا اتفاق ہے۔[۲]

نماز کے واجبات

واجباتِ نماز وہ امور ہیں جن کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن اس کو لوٹانا واجب ہوتا ہے، جب کہ واجب کو دانستہ ترک کیا ہو یا سہواً ترک ہو گیا ہو اور سجدۂ سہو نہ کیا ہو، پس اگر اس نماز کو نہ دہرائے گا تو فاسق اور گنہگار ہوگا اس لیے کہ ترکِ واجب مکروہِ تحریمی ہے، اگر بھول کر ترک ہو اور نماز میں یاد آ گیا اور سجدہ سہو کر لیا تو نماز درست ہو گئی، اب اس کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔[۳]

واجبات نماز درجِ ذیل ہیں:

(۱) فرض قرأت کے ادا کرنے کے لیے پہلی دو رکعتوں کا معین کرنا، فرض نماز میں خواہ تین رکعت کی نماز ہو خواہ چار کی، واجب ہے، یہاں تک کہ اگر چار رکعت والی

---

[۱] اشرف الہدایہ: ۲/ ۶

[۲] کشف الاسرار: ۱/ ۳۴۸

[۳] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۴۱۶

نماز کے اخیر میں دو رکعتوں میں قرأت پڑھی، اول کی دو رکعتوں میں نہ پڑھی یا پہلے دوگانہ میں سے ایک رکعت میں اور دوسرے دوگانہ میں سے ایک رکعت میں بھول کر قرأت پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔[۱]

(۲) اَلْحَمْدُ یعنی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا اور کوئی سورہ یا اس کے قائم مقام چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت (فرض نمازوں کی) پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے بعد پڑھنا واجب ہے اور نفل (اور سنت) اور وتر کی سب رکعتوں میں واجب ہے۔[۲]

(اَلقَارعۃُ، ما القارعۃ، وَما اَدْرَاکَ ما القارِعَۃ) یہ تین چھوٹی آیتوں کی مقدار ہے اور ان تینوں آیتوں کا مجموعہ ایک بڑی آیت کی مقدار ہے اور اتنی مقدار نماز میں قرأت کرنا واجب ہے، اتفاقاً اتنی مقدار پر قناعت کرلینا جب کہ عذرِ صحیح ہو کوئی قباحت پیدا نہیں کرے گا، باقی اسی مقدار کی عادت کرلینا ترکِ سنت کے وبال کے لیے کافی ہے۔[۳]

(۳) اَلْحَمْدُ یعنی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت ونفل ووتر کی سب رکعتوں میں واجب ہے۔[۴]

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پوری سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے (اس کی ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترکِ واجب ہے) اور صاحبینؒ کے نزدیک اس کا اکثر حصہ پڑھنا واجب ہے۔ (اس لیے ان کے نزدیک نصف سے کم چھوڑنے پر سجدہ سہو

[۱] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۰

[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۰

[۳] مستفاد از نظام الفتاویٰ: ۵/ ۲۲۹ جزو ۲

[۴] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۴۱۶

واجب نہیں)۔[۱]

(۴) اَلْحَمْدُ یعنی سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر پہلی یا دوسری رکعت میں **الحمد** بھول گیا اور سورۃ پڑھ لی پھر اس کو یاد آ گیا تو پھر اَلْحَمْدُ پڑھے اور سورۃ پڑھے۔[۲]

(۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم کرنا واجب ہے۔[۳]

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا، یہ بھی واجب ہے۔[۴]

(۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا یہ بھی واجباتِ نماز میں سے ہے۔[۵]

(۸) تعدیلِ ارکان بھی واجب ہے کہ ارکانِ نماز اعتدال کی حالت میں ادا کرے، اس طرح کہ نمازی رکوع اور دونوں سجدوں میں اپنے اعضا کو سبحان اللہ کہنے کے بقدر سکون بخشے، اسی طرح رکوع اور سجدوں سے سر اٹھانے میں بھی تعدیلِ ارکان واجب ہے یعنی جلسہ اور قومہ میں بھی (نیز پوری نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا کرے) اطمینان رکھے۔[۶]

---

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۲

[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۰

[۳] مستفاد از کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۴-۳۵۳

[۴] کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۴

[۵] کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۴

[۶] کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۴

(۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا، یہ بھی واجب ہے۔[۱]

(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا، یہ بھی واجب ہے۔[۲]

(۱۱) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں جہر یعنی قدرِ تیز آواز سے قرأت کرنا اور ظہر اور عصر وغیرہ میں آہستہ آہستہ (یعنی سِرّ کر کے) پڑھنا، یہ بھی واجب ہے۔[۳]

(۱۲) لفظِ سلام کے ساتھ نماز سے علاحدہ ہونا، یہ بھی واجب ہے۔[۴]

(۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا، یہ بھی واجب ہے۔[۵]

(۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا، یہ بھی واجباتِ نماز میں سے ہے۔[۶]

نماز کی سنتیں

نماز میں اگر کوئی سنت بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۳۵۴
[۲] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱
[۳] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۱
[۴] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۱
[۵] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۱
[۶] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۱

سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا برائی اور ملامت کا مستحق ہوتا ہے، اگر سنت کو حق نہ مانے گا یا حقیر جانے گا تو کافر ہوگا۔[۱]

سننِ نماز یہ ہیں:

قیام کی گیارہ سنتیں ہیں

(۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔

(۲) دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا یہ مستحب ہے اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔

(۳) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ، امام کی تکبیرِ تحریمہ کے فوراً بعد ہونا۔

(۴) تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں۔

(۵) ہتھیلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔

(۶) انگلیوں کو اپنی حالت میں رکھنا نہ زیادہ کھلی رکھنا نہ زیادہ بند رکھنا۔

(۷) دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

(۸) چھنگلیاں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔

(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

(۱۱) ثنا پڑھنا۔

---

[۱] حاشیہ عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۱۲ وعمدۃ الفقہ: ۱/ ۴۲۱

قراءت کی سات سنتیں

(۱) تعوذ یعنی اَعُوذ باللہ پڑھنا۔

(۲) تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا۔

(۳) چپکے سے آمین کہنا۔

(۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک، عصر وعشاء میں اوساطِ مفصل یعنی سورہ بروج سے لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورہ اذا زلزلت سے سورہ ناس کی سورتیں پڑھنا۔

(۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

(۶) نہ زیادہ جلدی پڑھنا نہ زیادہ ٹھہر کر پڑھنا بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

(۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔

رکوع کی سنتیں

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔

(۲) دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

(۵) پیٹھ کو بچھا دینا۔

(۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا۔

(۷) رکوع میں کم از کم تین بار **سبحان ربی العظیم** پڑھنا۔

(۸) رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا۔

سجدے کی سنتیں

(۱) سجدے کی تکبیر کہنا۔

(۲) سجدے میں پہلے زمین پر دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

(۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

(۴) پھر ناک رکھنا۔

(۵) پھر پیشانی رکھنا۔

(۶) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

(۷) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔

(۸) سجدے میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

(۹) سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی کہنا۔

(۱۱) سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔

(۱۲) سجدے سے اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدہ کی تیرہ سنتیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا کرنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

(۳) تشہد میں اشھد ان لا الہ پر شہادت کی انگلی اٹھانا اور الا اللہ پر جھکا دینا۔

(۴) التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔

(۵) درود شریف کے بعد دعاے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔

(۶) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

(۷) سلام کی ابتدا دائیں طرف سے کرنا۔

(۸) امام کو مقتدیوں اور فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔

(۹) مقتدی کو امام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔

(۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

(۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

(۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

(۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔[۱]

نماز کے مستحبات

مستحبات یعنی آدابِ نماز کا ترک کراہیت وعتاب کا موجب نہیں بلکہ ان کا کرنا افضل اور باعث ثواب ہے۔ مستحباتِ نماز حسبِ ذیل ہیں:

[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں وعامۃ الکتب

(۱) دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کی مقدار یا اس کے قریب قریب فاصل چھوڑنا۔

(۲) منفرد کو رکوع وسجدے میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا لیکن طاق مرتبہ مثلاً پانچ یا سات یا نو مرتبہ۔

(۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سِرے (نوک) پر اور جلسے وقعدے میں اپنی گود پر اور پہلا سلام پھیرنے میں اپنے داہنے مونڈھے پر اور دوسرے سلام میں بائیں مونڈھے پر نظر رکھنا۔

بعض لوگ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ تمام نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے اور کبھی آنکھ بند کر لینا، کبھی کھول لینا مکروہ نہیں۔[۱]

(۴) جمائی لینے کے وقت اپنا منھ بند رکھنا یعنی جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکنا۔

(۶) جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا۔

(۷) بیٹھتے وقت داہنے اعضا پر اٹھتے وقت بائیں اعضا پر زور ڈالنا۔[۲]

نماز کے مکروہات

مکروہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مکروہِ تحریمی؛ یہ حرام کے قریب ہے، فقہاء کی اصطلاح میں جہاں مطلق مکروہ بولا جاتا ہے وہاں مکروہِ تحریمی ہی مراد ہوتا ہے۔

[۱] تذکرۃ الخلیل: ۲۹۸

[۲] عالمگیری: ۱/ ۱۷۲

(۲) مکروہِ تنزیہی؛ خلافِ اولیٰ ہے اور حلال کے قریب ہے، مکروہ تحریمی سے بچنا ضروری ہے اور مکروہ تنزیہی سے بچنا اچھا ہے۔

مکروہاتِ تحریمہ

نماز میں جو چیزیں مکروہِ تحریمی ہیں، وہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً دار سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔

(۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

(۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

(۴) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

(۵) عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

(۶) منھ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ ہو جائے اور اگر قرأت سے مجبور ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی کیوں کہ قرأت فرض ہے۔

(۷) پاخانہ یا پیشاب یا ریح کی حاجت ہونے یعنی ان کا دباؤ ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

(۸) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضایقہ نہیں۔

(۹) بلاوجہ انگلیاں چٹخانا۔

(۱۰) قبلے کی طرف سے منھ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا۔

(۱۱) کتّے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔

(۱۲) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

(۱۳) کسی ایسے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منھ کیے بیٹھا ہو۔

(۱۴) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔[۱]

مکروہاتِ تنزیہہ

نماز کے چند مکروہ تنزیہی درج ذیل ہیں:

(۱) معمولی کپڑوں میں یعنی ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر مجمع میں جانا پسند کرتا۔

(۲) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

(۳) قصداً جمائی لینا اور روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

(۴) آنکھوں کو بند کرنا۔[۱] لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں۔

---

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۴۹۵-۴۹۰، عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۳۱-۱۷۶

[۱] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۷۰

(۵) امام کا اکیلا محراب میں کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(۶) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نماز کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ کوئی تصویر ہو۔

(۷) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔

(۸) جو ذکر حالتِ انتقال میں پڑھنے کے ہیں ان کو انتقال پورا ہونے کے بعد پڑھنا۔

(۹) مکھیوں یا مچھروں کا بلا ضرورت ہاتھ سے ہٹانا مکروہ ہے، حاجت کے وقت عمل قلیل سے ہٹانا مکروہ نہیں۔

(۱۰) سجدہ میں کھڑے ہوتے وقت پاؤں آگے بڑھانا مکروہ ہے۔

(۱۱) سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

(۱۲) صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

(۱۳) بلا عذر چار زانوں یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

(۱۴) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔

(۱۵) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔[۱]

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضرور ہو جاتا ہے۔ نماز کے اندر منافیِ نماز، قول و فعل اور نماز کی

[۱] کشف الاسرار: ۱/ ۴۹۵-۴۹۰، عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۷۳-۱۶۸

کسی شرط کے مفقود یا بلا عذر ترک ہونے یا رکن کے ترک ہوجانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں مندرجۂ ذیل ہیں:

(۱) اگر کسی شخص نے اپنی نماز میں عمداً یا سہواً کلام کیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، چاہے تھوڑا ہو یا بہت، ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی شخص کو سلام کیا اس سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۳) سلام کا جواب دینا بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۴) کسی کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنے سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۵) نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنے سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۶) کسی تعجب کی خبر پر سُبحان اللہ یا کسی خوشی کی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے بھی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

(۷) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو نماز کی حالت میں لقمہ دینا مفسدِ صلوٰۃ ہے۔

(۸) اگر غیر نماز پڑھنے والے نے کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دیا اور نماز پڑھنے والے نے لے لیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اس صورت میں جب کہ غیر نمازی نے امام کو لقمہ دیا تو اگر اسی وقت امام کو بھی یاد آ گیا تو پس اگر امام نے اس کے لقمے کے تمام ہونے سے پہلے پڑھنا شروع کر دیا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی ورنہ فاسد ہوجائے گی۔

(۹) قرآن شریف نماز میں دیکھ کر پڑھنا مفسدِ صلوٰۃ ہے۔

(۱۰) مفسداتِ نماز میں قرأت کا لحن (یعنی غلطی) کے ساتھ پڑھنا بھی ہے، مگر فاسد ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس لحن سے معنی بدل جائیں۔

(۱۱) عملِ کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

(۱۲) نمازی کا نماز میں کھانا پینا بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے خواہ تھوڑا ہو یا بہت، خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر البتہ اگر نمازی کے دانتوں میں کوئی کھانے کی چیز اٹک کر رہ گئی ہو اور وہ چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کے کھانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۱۳) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۱۴) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھر لینے سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱۵) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا یہ بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۱۶) کھلے ہوئے ستر کے ساتھ ایک رکن کو حقیقتاً ادا کرنا یعنی ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا، یہ بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۱۷) دعا میں اللہ سے ایسی کوئی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یوں کہے 'یا اللہ مجھے سو روپے دے دو' یہ بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۱۸) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں، یہ بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔

(۱۹) کسی بالغ کا نماز میں قہقہہ لگا کر یا آواز کے ساتھ ہنسنا (اس طرح کہ قریب

والا سن لے) چوں کہ یہ ناقض وضو ہے، اس لیے اس سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ □

(۲۰) مقتدی کا امام سے آگے بڑھ جانا بھی مفسداتِ نماز میں سے ہے۔[۱]

نماز کا مکمل مسنون طریقہ

نماز کے ضروری احکام و مسائل کا ذکر کرنے کے بعد ہم اب نماز کا مکمل مسنون طریقہ بیان کرتے ہیں، جس سے نماز کی عملی مشق کرنے میں سہولت ہوگی۔ ان شاء اللہ

نماز شروع کرنے سے پہلے

نماز شروع کرنے سے قبل مندرجۂ ذیل باتوں کا اطمینان کر لیں:

(۱) قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے، گردن کو جھکا دینا اور ٹھوڑی سینے سے لگا دینا درست نہیں۔

(۲) دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

(۳) اگر جماعت کی صف میں ہوں تو صفوں کی درستگی کا بھی خیال رکھیں اور ہر شخص اپنی دونوں ایڑیوں کے آخری سرے کو صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔

(۴) جماعت میں کھڑے ہو کر اپنے دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے

[۱] عالمگیری قدیم: ۱/ ۱۵۴-۱۶۳، کشف الاسرار: ۱/ ۴۷۵-۴۸۱، مستفاد اشرف الوقایہ: ۱/ ۱۴۷-۱۴۴

بازوؤں کے ساتھ اپنے بازو ملالیں اور اپنے درمیان کی خلاء کو پُر کرلیں، لیکن اتنی تنگی نہیں کرنی چاہیے کہ اطمینان سے کھڑا ہونا مشکل ہوجائے۔

(۵) اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو نئی صف ٹھیک امام کے پیچھے یعنی بیچ سے شروع کرنی چاہیے، پھر جو لوگ آئیں وہ صف کے دونوں طرف سے برابر ہونے کا خیال رکھیں۔

(۶) کپڑوں کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا حالتِ نماز میں خاص خیال رکھیں۔

(۷) آستین چڑھا کر نماز پڑھنا بھی اچھا نہیں ہے، اس سے بچیں۔

(۸) نماز کے لیے ایسے کپڑوں کا اہتمام کرنا چاہیے، جن کو پہن کر محافل و مجالس میں جانا عار سمجھتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کرلیں کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں، نیت کی ادائیگی زبان سے ضروری سمجھ لینا اور تسلّی میں دیر لگانا اچھا نہیں، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ مختصراً بطور استحضار کے کہہ لینا بہتر ہے۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لَو سے مل جائیں تو بہتر ہے، ورنہ اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں آسمان کی طرف سیدھی ہوں، انگلیوں کو درمیانی حالت میں رکھنا چاہیے یعنی نہ بہت کھلی ہوئی اور نہ بہت ملی ہوئی، یہ ہاتھ اٹھانے کا بہتر طریقہ ہے۔

(۳) مذکورہ طریقہ پر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائیں اور ناف کے ذرا سا نیچے رکھ کر اس طرح باندھ لیں کہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی لے کر، بائیں ہاتھ کے پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اس کو پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا کر رکھیں کہ انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔

قیام میں

(۱) امام اور منفرد پہلے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پھر تعوذ اور تسمیہ، پھر سورہ فاتحہ پھر کوئی سورت وغیرہ پڑھیں اور مقتدی صرف سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھ کر رک جائے، مقتدی امام کے ساتھ تعوذ، تسمیہ، فاتحہ اور تسمیع نہ پڑھے۔ بقیہ چیزیں ثنا، تکبیراتِ انتقالیہ، رکوع، سجدہ کی تسبیحات، تشہد، درود اور دعاے ماثورہ وغیرہ سب پڑھیں۔ امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں اور اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو (یعنی ظہر و عصر وغیرہ میں) تو زبان ہلاے بغیر دل ہی دل میں سورہ فاتحہ کا دھیان رکھیں تا کہ خیالات منتشر نہ ہوں۔

(۲) نماز میں قرأت کے لیے ضروری ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے کر قرأت کی جاے، بلکہ اس طرح قرأت کرنی چاہیے کہ پڑھنے والا اس کو خود سن سکے۔

(۳) جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رُک کر سانس توڑ دیں، پھر اگلی آیت پڑھیں۔

(۴) قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

رکوع میں

(۱) قرأت سے فراغت پر سانس لے کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کریں۔

(۲) بدن کا اوپری حصہ اتنا جھکائیں کہ گردن اور پُشت تقریباً ایک سطح پر آجائے، نہ اس سے زیادہ جھکے اور نہ کم۔

(۳) رکوع کی حالت میں گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہیے، گردن کو نہ اوپر کرے اور نہ نیچے۔

(۴) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں کہ ان میں خم نہ ہو۔

(۵) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہو۔ دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

(۶) رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہونے چاہیے۔

(۷) رکوع کی حالت میں وزن ہاتھوں کی انگلیوں پر ڈالیں۔

(۸) کم از کم تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہیں۔

(۹) رکوع کی حالت میں نظر پاؤں کی طرف رکھیں۔

قومہ

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت امام **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہے اور مقتدی **رَبَّنَا لَکَ حَمْد** کہے ورمنفرد دونوں کہے۔

(۲) رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے اتنے سیدھے کھڑے ہوں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۳) قومہ میں نظر حالتِ قیام کی طرح سجدے کی جگہ رکھیں۔

سجدے میں جاتے وقت

(۱) اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے۔

(۲) سجدہ میں اس طرح جانا چاہیے کہ گھٹنوں کو موڑ کر، سینہ کو آگے جھکائے بغیر زمین کی طرف جھکیں، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔ اس سے پہلے سینے کو نہ جھکانا چاہیے، حتیٰ کہ کوئی عذر ہو۔

(۳) اس کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک اور پھر پیشانی اور سجدے سے کھڑے ہوتے وقت اس ترتیب کا بالکل الٹا کریں۔

سجدے میں

(۱) سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بلا فصل بند رکھنی چاہئیں۔

(۳) انگلیوں کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہو۔

(۴) مَردوں کی کہنیاں بھی زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں۔

(۵) دونوں پہلوؤں سے بازو الگ رکھنے چاہئیں۔

(۶) جماعت کی نماز میں یا پاس میں کسی دوسرے شخص کے نماز پڑھنے کی

صورت میں کہنیوں کو دائیں بائیں اتنا نہ پھیلائیں کہ پاس والوں کو تکلیف ہو۔

(۷) سجدے کی حالت میں وزن دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر رکھنا چاہیے۔

(۸) رانوں اور پیٹ کو الگ الگ رکھنا چاہیے۔

(۹) پورے سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر ہی رکھنا چاہیے کہ اٹھنے نہ پائے۔

(۱۰) دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور پیروں کی تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، جن کو اس پر قدرت نہ ہو انھیں بس حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۱) سجدے میں زمین سے پاؤں کا نہ ہٹنا یہ بھی ضروری ہے، اگر ایک لمحہ بھی پاؤں زمین پر نہ لگے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں تو نماز ہی نہ ہوگی۔

(۱۲) سجدے کی تسبیحات یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاعلیٰ بھی کم از کم ۳/مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

جلسہ

(۱) پہلا سجدہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے بیٹھ جائیں۔

(۲) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوسرا سجدہ کریں۔

(۳) جلسہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا رکھیں کہ انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، مَردوں کے بیٹھنے کا یہی صحیح طریقہ ہے۔

(۴) بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو رانوں پر اس طرح رکھیں کہ ہاتھ رانوں

کے آخری سرے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

(۵) اس وقت یعنی جلسہ میں اپنی نظر گود میں رکھیں۔

(۶) جلسہ میں بھی سکون اور تعدیل ارکان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

دوسرے سجدے سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے سے بھی اَللہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اٹھیں۔

(۲) قعدے میں اسی طرح بیٹھیں جس طرح جلسہ میں بیٹھتے ہیں۔

(۳) التحیات پڑھیں اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور اِلَّا اللہ پر انگلی جھکا دیں۔

(۴) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائیں۔

(۵) اِلَّا اللہ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو اسی طرح آخر تک باقی رکھیں۔ بعض لوگ التحیات کے بعد حلقہ کو سلام سے پہلے ختم کردیتے ہیں یہ بہتر طریقہ نہیں ہے۔

سلام

(۱) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو رخسار نظر آجائے۔

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھوں کی طرف رکھیں۔

(۳) جب دائیں طرف گردن پھیریں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو نمازی اور فرشتے ہیں ان کو سلام کرتا ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود نمازیوں اور فرشتوں کو سلام کی نیت کریں۔

دعا

(۱) فرض نماز کے سلام کے بعد دعا صحیح احادیث سے ثابت ہے بلکہ بعض احادیث سے قبولیت کی گھڑی ہونا معلوم ہوتا ہے اس لئے دعا ضرور مانگنی چاہیے، لیکن اس وقت دعا مانگنا مسنون وافضل ہے، فرض نہیں اس لیے کبھی کبھار نہ مانگنے والے کو برا نہ سمجھنا چاہیے۔

(۲) دعا کے وقت دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینہ کے سامنے آجائیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فصل ہو۔

(۳) دعا مانگتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصہ کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

خیال رہے کہ فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنت بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ! بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

(۱) التحیات کی حالت میں بیٹھ کر اسی طرح نیت باندھیں جس طرح کھڑے ہوکر نیت باندھتے ہیں۔

(۲) اس صورت میں نگاہیں سجدے کی جگہ کے بجائے گود کی طرف رہیں۔

(۳) قرأت وغیرہ سے فارغ ہوکر رکوع میں اس طرح جھکیں کہ زمین اور

پیشانی کے درمیان جو فصل ہے اس کے وسط میں پہنچ جائیں، جس طرح کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں آدھا جھکتے ہیں یعنی یہ کہ سر گھٹنوں کے برابر ہوجائے یہ افضل اور بہتر ہے۔

(۴) نگاہیں گھٹنوں کی طرف رکھیں۔

(۵) پھر تکبیر کہہ کر قومہ وغیرہ سے فارغ ہوں، قومہ میں بھی التحیات کی حالت میں بیٹھیں۔

(۶) قومہ میں نگاہ گود کی طرف ہو۔

(۷) پھر آخر رکعت میں التحیات کے لیے بیٹھیں اور معمول کے موافق نماز پوری کریں۔

سواری پر نماز پڑھنے کا طریقہ

ریل گاڑی اور بس وغیرہ میں کھڑے ہوکر قبلہ رخ نماز پڑھیں، گرنے کا خطرہ ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگا کر یا ہاتھ سے کوئی چیز پکڑ کر کھڑے ہوں۔ حالتِ قیام میں ہاتھ باندھنا سنت ہے، فرض نہیں، اور قیام فرض ہے، اس لیے بوقت ضرورت ہاتھ چھوڑ کر کسی چیز کو پکڑ کر کھڑے ہوں۔ اگر قبلہ رخ ہونے کی گنجائش نہ ہو تو دو نشستوں (Seats) کے درمیان قبلہ رخ کھڑے ہوکر قیام و رکوع کا فرض ادا کریں اور سجدے کے لیے پچھلی نشست پر کرسی کی طرح بیٹھ جائیں یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی نشست پر سجدہ کریں۔ اس صورت میں بحالتِ سجدہ گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے، مگر سجدے میں گھٹنے ٹیکنا فرض نہیں، بلکہ واجب یا سنت ہے، بوقت عذر اس کے ترک سے نماز

ہوجائے گی۔ اگر کسی وجہ سے قیام یا استقبال قبلہ کا فرض کسی طرح بھی ادا نہ ہو سکے تو اس وقت جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لیں مگر بعد میں ایسی نماز کا اعادہ کریں یعنی پھر سے پڑھیں۔

عورتوں کی نماز کا فرق

عورتوں کو بھی مَردوں کی طرح نماز پڑھنی چاہیے لیکن چند امور میں مَردوں کے خلاف کرے، اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) عورت کو قیام میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہیے یعنی ان میں فاصلہ نہ رکھے، اسی طرح رکوع سجدے میں بھی ٹخنے ملائے رکھے۔

(۲) عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانے چاہیے باہر نہیں نکالنے چاہیے۔

(۳) عورتوں کو صرف اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے چاہیے۔

(۴) تکبیرِ تحریمہ کے بعد سینے پر پستان کے نیچے ہاتھ رکھنے چاہیے۔

(۵) عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیے حلقہ بنانا اور بایں کلائی پکڑنا نہ چاہیے۔

(۶) رکوع میں زیادہ جھکنا نہ چاہیے بلکہ صرف اس قدر جھکے جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۷) رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنی چاہیے۔

(۸) رکوع میں اپنے ہاتھوں پر سہارا نہ دینا چاہیے۔

(۹) رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لینے چاہیے، ان کو مَردوں کی طرح پکڑنا نہ چاہیے۔

(۱۰) رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھنا چاہیے۔

(۱۱) رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہیے یعنی سمٹے ہوئے رہنا چاہیے۔

(۱۲) سجدے میں کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہیے۔

(۱۳) سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے نہیں رکھنے چاہیے بلکہ دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جانا چاہیے اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرنا چاہیے یعنی سرین کو اٹھانا نہ چاہیے۔

(۱۴) سجدے میں پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہیے یعنی پیٹ کو رانوں پر بچھا دینا چاہیے۔

(۱۵) بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہونے چاہیے، غرض یہ کہ سجدے میں بھی سمٹے ہوئے رہنا چاہیے۔

(۱۶) التحیات میں بیٹھتے وقت مَردوں کے برخلاف دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیے یعنی سرین زمین پر رکھنی چاہیے پیر پر نہ رکھنی چاہیے۔

(۱۷) التحیات میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنی چاہیے۔

(۱۸) عورتوں کو نماز میں کسی بھی وقت بلند آواز سے قرأت نہ کرنی چاہیے بلکہ ہر وقت یعنی جہری نماز میں بھی آہستہ قرأت کرنی چاہیے۔

---

[۱] عمدۃ الفقہ: ۱/ ۴۳۴

نماز کے بعد مسنون اذکار

نماز کے بعد اذکار ودعاؤں کے سلسلے میں مختلف نوعیت کی متعدد احادیث کثرت سے وارد ہوئی ہیں، ان میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) صحیح بخاری ومسلم میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَالْجَلَالِ الْاِکْرَامِ۔

اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اے عظمت وشرف والے تیری ذات عظیم ہے۔

امام اوزاعیؒ جو کہ اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان سے پوچھا گیا کہ یہ استغفار کس طرح ہوتا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا:

استغفرُ اللہ، استغفر اللہ۔

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں (تین مرتبہ)۔[۱]

(۲) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مندرجۂ ذیل کلمات ہر نماز کے بعد کہہ لے تو وہ ان کو پالے گا جو اس سے سبقت لے گئے ہیں اور یہ (پڑھنے والا) اپنے بعد والوں پر سبقت لے جائے گا اور اس سے افضل کوئی شخص نہ ہوگا، سوائے اس کے کہ یہی عمل کرے وہ کلمات یہ ہیں: **الحمد للہ** (۳۳/مرتبہ)، **اللہ اکبر** (۳۳/مرتبہ)، **سبحان اللہ** (۳۳/مرتبہ)۔

[۱] اذکارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱/۲۰۶-۲۰۹

□ ایک روایت میں ہے کہ جو مذکورہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد کہے گا (اس میں اللہ اکبر ۳۴/مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے) وہ مایوس نہیں ہوگا۔

□ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳/مرتبہ سُبحان اللہ کہے، ۳۳/مرتبہ الحمدللہ کہے اور ۳۳/مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سو کا عدد پورا کرتے ہوئے ایک مرتبہ **لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَئٍ قَدِیْر** کہے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳) فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے، اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے (یعنی اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف مرنے ہی کی دیر ہے)۔

□ ایک اور حدیث میں ہے کہ فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

(۴) حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ مغرب اور نمازِ فجر کے بعد پاؤں موڑے ہوئے یعنی جس طرح تشہد میں بیٹھا ہے، اسی طرح بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ یہ پڑھے:

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرَ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے

ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ مارتا ہے، وہی زندہ کرتا ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لیے اللہ تعالی ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ اعمال نامے سے مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا اور یہ کلمات اس کے لیے ہر ناگوار چیز سے حفاظت کا سبب بن جائیں گے اور شیطان مردود سے بچاتے رہیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکے گا اور وہ لوگوں میں عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل ہوگا، الا یہ کہ کوئی عمل میں اس سے بڑھ جائے اور جو کچھ اس نے کہا اس سے زیادہ کہہ لے۔[۱]

حضرت مسلم تمیمیؓ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل فرمایا ہے کہ نمازِ مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہہ لو:

اللھم اجرنی من النار۔

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ رکھیو۔

جب تم اس کو کہہ لو گے اور پھر اسی رات کو تمھاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ ہو جاؤ گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ فجر کے بعد کسی سے بات کیے بغیر کہہ لو گے اور اسی دن مر جاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔[۲]

❁❁❁

[۱] فضائل ذکر: ۴۸

[۲] حصن حصین: ۲۵۸-۲۵۷

اس ربِّ کریم کا شکر کس زبان سے ادا کروں جس کی توفیق وفضل وتیسیر سے آج یہ مختصر کام مکمل ہوا۔ اے ربِّ کریم آج جمعہ کے مبارک دن اور پُر بہار ماہ یعنی ربیع الاول میں تیرے دین کی یہ مختصر سی خدمت بس تیرے فضل واعانت سے اختتام پذیر ہوئی، تیری بارگاہ میں بصدِ عجز و نیاز پیش کرتا ہوں، تو اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرما اور مقبول بنا! اے میرے آقا ومولیٰ! میں معترف ہوں کہ اس خدمت کی انجام دہی میں حقِّ اخلاص ادا نہ ہوسکا لیکن تیری وسیع رحمت جب کہ سیئات کو حسنات سے مبدل کردیتی ہے الٰہی! اس گنہگار کے حق میں بھی اس صورت کو حقیقتِ حسنہ بنادے۔ الٰہی تیری فیاضی کے سبب مجھے تجھ سے یہی گمان ہے کہ تو اپنی ذرہ نوازی سے اس عملِ قلیل کو بہت بڑھادے گا اور اس کے نیک ثمرات سے اس ناکارہ کو دارین میں متمتع فرمائے گا۔ اے اللہ! اس دینی خدمت کے صدقے میں مجھ ناکارہ کی میرے وجملہ محبین اور اساتذہ ومشائخ کی اور اس کام میں کسی بھی طرح اعانت کرنے والوں کی مغفرت فرما اور سب کو دنیا وآخرت کی بلاؤں سے مامون ومصؤن فرما اور تمام حضرات کو جنت الفردوس میں جمع فرما۔ آمین

رَبَّنَاتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ العَلِیْم ، وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّم عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ المُرْسَلِیْنَ وَالاَوَّلِیْنَ وَالآخَرِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاتْبَاعِہِ الابْرَارِ الصَّالِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔ آمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ المُرْسَلِیْنَ۔

ندیم احمد انصاری غفرلہٗ

ابن محمد یامین انصاری دامت برکاتہم

۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ بمطابق: ۶ اپریل ۲۰۰۷ء

مآخذ ومراجع

نمبر	کتاب	تصنیف وتالیف وترتیب	مطبوعہ
۱	قرآن کریم	.....	فرید بکڈپو، دہلی
۲	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ	فرید بکڈپو، دہلی
۳	گلدستۂ تفاسیر	مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہٗ	ادارہ تعلیماتِ اسلام، دیوبند
۴	اشرف التفاسیر	(کاوش) مفتی تقی صاحب عثمانی	ادارہ فکرِ اسلامی، دیوبند
۵	صحیح البخاری (مترجم)	مولانا وحید الزمانؒ	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۶	جامع ترمذی (مترجم)	مولانا وحید الزمانؒ	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۷	درسِ ترمذی	مفتی تقی عثمانی مدظلہ	دارالکتاب، دیوبند
۸	مظاہرِ حق جدید	عبداللہ جاوید غازیپوری مدظلہٗ	ادارہ اسلامیات، دیوبند
۹	مشارق الانوار	مولانا خرعلیؒ	مکتبہ دانش، دیوبند
۱۰	معارف الحدیث	مولانا منظور نعمانیؒ	الفرقان بکڈپو لکھنؤ
۱۱	احیاء العلوم	مولانا ندیم الواجدی مدظلہٗ	دارالکتاب، دیوبند
۱۲	اشرف الہدایہ	مولانا جمیل احمد سکروڈوی	مکتبہ تھانوی، دیوبند
۱۳	اشرف الوقایہ	مولانا جمیل احمد سکروڈوی	مکتبہ تھانوی، دیوبند
۱۴	اشراق النوری		مکتبہ تھانوی، دیوبند
۱۵	اشرف الایضاح	مولانا جمیل احمد سکروڈوی مدظلہٗ	مکتبہ تھانوی، دیوبند
۱۶	کشف الاسرار	مفتی ظفیر الدین مفتاحیؒ	مکتبہ فیض القرآن، دیوبند
۱۷	عالمگیری قدیم اردو	مولانا امیر علی مرحومؒ	مدینہ پبلشنگ کمپنی، دہلی
۱۸	بہشتی زیور مدلل	مولانا اشرف علی تھانویؒ	دارالکتاب، دیوبند
۱۹	عمدۃ الفقہ	مولانا سید زوار حسینؒ	مکتبہ تھانوی، دیوبند
۲۰	جواہر الفقہ	مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ	مکتبہ تفسیر القرآن، دیوبند
۲۱	اسلامی فقہ	مولانا مجیب اللہ صاحب ندویؒ	تاج کمپنی، دہلی

۲۲	علم الفقہ	مولانا عبدالشکور فاروقیؒ	کتب خانہ اعزازیہ، دیوبند
۲۳	مسند امام اعظم مترجم	مولانا دوست محمد شاکرؒ	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۲۴	جدید فقہی مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
۲۵	فتاویٰ رشیدیہ	مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ	مکتبہ رحیمیہ، دیوبند
۲۶	امداد الفتاویٰ	مولانا اشرف علی تھانویؒ	ادارہ تالیفاتِ اولیا، دیوبند
۲۷	فتاوی دار العلوم	مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ	زکریا بکڈپو، دیوبند
۲۸	فتاوی محمودیہ	مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	مکتبہ محمودیہ، میرٹھ
۲۹	نظام الفتاویٰ	مفتی نظام الدین صاحبؒ	تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۳۰	احسن الفتاویٰ	مفتی رشید احمد لدھیانویؒ	کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
۳۱	آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولانا یوسف صاحب لدھیانویؒ	کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
۳۲	فتاویٰ عثمانی	مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہٗ	کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
۳۳	کتاب الفتاویٰ	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ	کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
۳۴	فتاویٰ امارتِ شرعیہ	مجلس امارتِ شرعیہ	شعبہ نشر واشاعت، پھلواری شریف پٹنہ
۳۵	مدارج النبوۃ مترجم	مفتی غلام الدین نعیمی	ادبی دنیا، دہلی
۳۶	شمائلِ کبریٰ	مولانا ارشاد صاحب قاسمی مدظلہٗ	فرید بکڈپو، دہلی
۳۷	ارکانِ اربعہ	مولانا ابوالحسن علی حسنی ندویؒ	مجلس تحقیقات ونشریات، لکھنؤ
۳۸	اذکارِ نبویؐ	مولانا ارشاد احمد قاسمی مدظلہٗ	فرید بکڈپو، دہلی
۳۹	حصنِ حصین اعلیٰ مترجم	مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ	فرید بکڈپو، دہلی
۴۰	نمازِ احناف	مفتی ابراہیم الہٰ آبادی مدظلہ	فرید بکڈپو، دہلی
۴۱	طہارت وضو اور نماز	مولانا ارشاد احمد فاروقی مدظلہ	فرید بکڈپو، دہلی
۴۲	نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں	مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہٗ	فرید بکڈپو، دہلی
۴۳	سنتیں ہی سنتیں	مفتی محی الدین سُرجن نگری مدظلہ	مکتبہ محمدیہ، مرادآباد
۴۴	رسول اللہؐ کی پیاری سنتیں	مولانا حکیم اختر صاحبؒ	فرید بکڈپو، دہلی